ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

21/43

اس سال ساڑھے چار ہزار ڈاکٹر فارغ التحصیل ہوں گے

وفاقی وزیرِ صحت میر صبح صادق کھوسو سے ایک اہم انٹرویو



اس کے علاوہ

سیاسی بحران ، انتظامیہ اور پی - این - اے ، حلال گرفتاریاں ، تلخ و شیریں ، شہر شہر سے ، ایڈیٹر کی ڈاک
اور
طلباء کی ڈائری موجودہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیے۔

شمارہ ۴۲

۲۷ اکتوبر تا ۲ نومبر ۱۹۷۸ء

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ کون و مکاں جب سے ہمارے ہو گئے
اپنی قسمت جاگ اٹھی وارے نیارے ہو گئے

عبد کا معبود سے ربطِ مسلسل مرحبا
بول جو فرمادیئے قرآں کے پارے ہو گئے

غازیانِ مصطفےٰ کے جس طرف اٹھے قدم
بحر میداں بن گئے دریا کنارے ہو گئے

رشک آتا ہے مجھے اس زائرِ خوش بخت پر
راحتِ جاں جس کو طیبہ کے نظارے ہو گئے

اللہ اللہ قیمتِ پابوسی محبوبِ حق
چرخ کے آوارگاں بھی چاند تارے ہو گئے

مصطفےٰ سے دشمنی جن سوختہ بختوں نے کی
پھول ان کے گلستانوں کے شرارے ہو گئے

دہر میں تعلیم و تہذیبِ محمد سے علیم
بتکدے توحید و سنت کے ادارے ہو گئے

خصوصی برائے ترجمان اسلام

علامہ علیم ناصری



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۴۳

جمعۃ المبارک ۲ نومبر ۷۸ء ۲۳ ذی قعدہ

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۵۰/۱۱ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ

محض اقتدار قومی اتحاد کا مقصد نہیں

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے اپنی پشاور کی پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ قومی اتحاد کی جماعتیں اگر ایک جماعت میں مدغم ہو جائیں تو بغیر انتخابات کے بھی اقتدار ان کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے صوبائی حکومتوں کی تشکیل کو بھول جانے اور بلدیاتی اداروں میں نامزدگیاں کرنے کی بھی تلقین کی۔

جبکہ قومی اتحاد کا شروع دن سے یہ موقف چلا آرہا ہے کہ صوبائی حکومتیں پہلے اور بلدیاتی اداروں میں نامزدگیاں بعد میں، قومی اتحاد کا کہنا ہے کہ صوبائی حکومتوں کی تشکیل کے بغیر وفاقی وزراء روز بروز مشکلات کا شکار ہوتے جا رہے ہیں اور مرکزی حکومت صوبائی حکومتوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے عوام کے ان گنت مسائل حل نہیں کر پا رہی بلکہ دن گذرنے کے ساتھ ساتھ ان مسائل میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے

اس سے قبل صدر ضیاء الحق کہتے رہے ہیں کہ مرکز میں حکومت کا تجربہ کرنے کے بعد صوبوں میں حکومتیں تشکیل ہونگی۔ جہاں تک مرکز میں تجربہ کی بات ہے تو خود صدر صاحب نے اپنی پریس کانفرنس میں یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ موجودہ کابینہ اسلامی ہے اور موجودہ وزراء دن رات محنت کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وفاقی وزراء نے اب تک مجھے اپنے ذاتی کام کے لئے کچھ نہیں کہا۔

وفاقی وزراء کی کارکردگی اور بے لوثی و بے غرضی کا جس کھلے دل سے صدر صاحب نے اعتراف کیا ہے اسکا تقاضہ تو یہی ہے کہ مرکز میں حکومت قائم کرنے کا تجربہ خاصہ کامیاب رہا ہے جس کا خود صدر صاحب کو اعتراف ہے۔ اب اس کے بعد تو منطقی طور پر یہی ہونا چاہیئے تھا کہ صوبوں میں وزارتیں جلد قائم کر کے اسکی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے اور وفاقی وزراء پر سے کام کے دباؤ کو کم کر کے انہیں زیادہ بہتر طریقہ سے کام کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جناب صدر نے بالکل اپنے سابقہ خیالات و اعلانات کے برعکس دو ٹوک الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ صوبوں میں حکومتوں کی تشکیل کو بھول جانا چاہیئے اور بلدیاتی اداروں میں نامزدگیوں پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ ہم جناب صدر صاحب سے گذارش کریں گے کہ وہ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد کی خاطر اپنے موجودہ فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ قومی اتحاد نے جن حالات میں صدر صاحب سے تعاون کیا ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اب اگر اس دو ٹوک فیصلے کے بعد قومی اتحاد نے بھی کوئی ایسا ہی دو ٹوک فیصلہ کر لیا تو یہ کسی کے لئے بھی بہتر نہیں ہو گا بلکہ اس کا جو نقصان ہو گا اس کے نتائج خاصے دور رس ہوں گے۔

قومی اتحاد نے ہمیشہ اپنے اصولوں میں قومی مفاد کی خاطر لچک رکھی ہے اور کسی موقع پر بھی اس نے جھوٹی انا اور بیجا ضد سے کام نہیں لیا۔ صدر صاحب کو بھی چاہیئے کہ وہ قومی اتحاد کے تعاون کا مثبت اور فراخدلانہ جواب دیں۔ رہی یہ بات کہ قومی اتحاد کی جماعتیں اگر ایک جماعت بن جائیں تو بغیر انتخاب کے بھی اقتدار انہیں منتقل کیا جا سکتا ہے تو اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ قومی اتحاد کا مقصود نظر اقتدار نہیں ہے۔ اگر محض اقتدار اور کرسیاں قومی اتحاد کے پیش نظر ہوتا تو بھٹو نے بھی اس قسم کی پیشکش کی تھی جسے قومی اتحاد نے مسترد کر دیا تھا۔

موجودہ حکومت سے قومی اتحاد کے تعاون کا مقصد صرف اور صرف ملک میں نظام مصطفےٰ کا نفاذ ہے۔

اگر حکومت ملک میں فوری طور پر نظام مصطفےٰ کا نفاذ کر دیتی ہے تو قومی اتحاد کا مقصد حل ہو جاتا ہے۔ محض اقتدار نے قومی اتحاد کی آنکھوں کو نہ کبھی پہلے خیرہ کیا ہے اور نہ آئندہ کر سکتا ہے۔ قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ انتخابات کے بغیر قومی اتحاد حصول اقتدار کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اپیل

جمعیۃ علماء اسلام مملکتِ پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج، نظام ہائے باطل کی تردید، فتنہ باطلہ کے مقابلے، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء "کلمۃ الحق عند سلطان جائر" کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و منہمک ہے ـــــ

جمعیۃ سے وابستہ و منسلک ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں انتھک جانباز، مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب و روز اسلام کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لیے تگ و تاز کر رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات مسلّمہ ہیں تحریک بحالی جمہوریت، تحریک مقدس ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفٰےؐ اس پر شاہد عدل ہیں۔ جمعیۃ اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے، لیکن نصرت الٰہی کے ساتھ ساتھ وسائل و اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے خصوصاً موجودہ دور میں۔ لہٰذا جمعیۃ کی مخلصانہ سرگرمیوں کا مربوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے کے لیے جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم بنانا ازحد ضروری ہے۔

التماس

اصحاب ثروت اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت المال کی امداد فرمائیں۔ نیز بیت المال کیلیے

قربانی

کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کر کے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں۔ اراکین جمعیۃ خصوصاً اس سلسلے میں تگ و دو کریں ـــــ

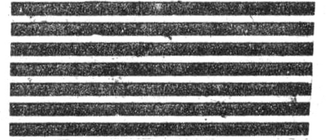
(مولانا) محمد عبد اللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) عبید اللہ انور امیر جمعیت علماء اسلام، پنجاب
(مولانا) محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(مولانا) سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ
(مولانا) عبد الواحد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

نوٹ: قربانی کی رقوم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام روانہ کیجائیں



اِس سال ملک میں ساڑھے چار ہزار ڈاکٹر کالجوں سے فارغ التحصیل ہو گئے



ڈاکٹر مریضوں سے اپنا رویہ درست کریں ورنہ سخت کاروائی کی جائیگی

مرکزی وزیر صحت و آبادی میر صبیح صادق کھوسو سے تازہ انٹرویو

۹ اکتوبر کو تقریباً گیارہ بجے میں اسلام آباد سیکریٹریٹ کے سی بلاک میں پہنچا جہاں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے وفاقی وزیر صحت جناب میر صبیح صادق کھوسو تشریف رکھتے ہیں۔ استقبالیہ والوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہؤا کہ وزیر موصوف ہسپتال میں ان شدید زخمی بچوں کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ہیں جو آج صبح ہی ایک کار کے نیچے کچلی گئی تھیں۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ قریبی رسیتوراں میں وقت گذارنے کے لئے جا پہنچا۔ موسم کافی تبدیل ہو چکا تھا۔ اتفاق سے رسیتوراں میں جمعیۃ کے دو ساتھیوں سے ملاقات ہوگئی ——

محمد انور پاشا جہلم کی جانی پہچانی شخصیت ہیں، اور حافظ محمد اکرم زاہد اسلام آباد میں ٹھیکیداری کرتے ہیں۔ انکا تعلق بھی جہلم ہی سے ہے۔ انتہائی فعال اور سرگرم کارکن ہیں۔ جماعتی کارگذاری کے سلسلہ میں بات چل نکلی۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے دوبارہ استقبالیہ والوں سے پوچھا تو انہوں نے وزیر موصوف کی واپسی کی نوید سنائی۔ وزیر صحت تک پہنچنے کی رسمی کاروائی مکمل کی اور کئی مراحل کے بعد جناب کھوسو صاحب کے کمرہ میں داخل ہؤا۔ بڑی خندہ پیشانی سے ملے اور انٹرویو کے لئے رات آٹھ بجے رہائش گاہ پر آنے کے لئے کہا۔ میں حسب وعدہ اسلام آباد کے ایف سیون ٹو میں واقع وزیر صحت کے بنگلہ پر پہنچا تو معلوم ہؤا کہ کھوسو صاحب ابھی ابھی حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کی عیادت سے لوٹے ہیں جو کہ ان دنوں سی۔ ایم۔ ایچ پنڈی میں زیر علاج ہیں۔ بڑے پُرتپاک طریقے سے ہمیں بٹھایا۔ خیر و عافیت کی دریافت کے بعد میں نے انٹرویو کا پہلا سوال داغ دیا۔

کھوسو صاحب کچھ اپنے خاندانی پس منظر کے متعلق فرمائیں۔

میر صاحب چند لمحوں کے لئے خاموش رہے اور پھر ماضی کو کھنگالتے ہوئے گویا ہوئے

"عزیزم! ہمارا خاندان انگریز دشمنی میں سرِفہرست رہا اور آزادئ وطن کے لئے بیش بہا جان و مال کی قربانی دی۔ ۱۸۵۳ء میں میرے پردادا دلدار نے اپنے علاقہ کے چیدہ چیدہ لوگوں کے ساتھ مل کر انگریز کے ساتھ عملی جنگ لڑنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ بات ایک مخبر نے ظالم انگریز تک پہنچادی اور انگریز ان دستاویز اور قرآن مجید کو بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا جس پر لوگوں نے حلف اٹھایا تھا۔ پھر کیا تھا تمام شرکاء کی جائیداد ضبط کرلی گئی۔ میرے پردادا دلدار کھوسہ سے نہ صرف تمام جائیداد چھین لی گئی بلکہ اسے کالا پانی بھیج دیا۔ اس طرح ہمارے اس نامور آزادی پسند سپوت کو آزادی کی کوشش کے صلہ میں جان و مال سے ہاتھ دھونا پڑا۔ بعد ازاں میرے دادا خان بہادر نے انتہائی محنت سے چالیس ہزار ایکڑ کا رقبہ بنایا۔ لیکن انگریز سے اپنی سابقہ ضبط شدہ جائیداد کے لئے دستِ درازنہ کیا۔ میرے والد محترم میری چھوٹی سی عمر میں ہی وفات پا گئے۔

میں نے ابتدائی تعلیم جیکب آباد اور روہڑی میں مکمل کی۔ میٹرک کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کے حصول کے لئے کراچی چلا گیا۔ میں نے سینئر کیمبرج تک تمام مراحل بخوبی طے کئے میرے اساتذہ میں اے۔ جی۔ این قاضی اور جناب بروہی رہے ہیں۔ ۱۹۴۳ء میں اپنی تعلیم کی تکمیل پر میں واپس اپنے گاؤں جو کہ کندہ کوٹ کے قریب ضلع جیکب آباد میں واقع ہے واپس آیا اور سیاست میں دلچسپی لینی شروع کردی۔

سوال:۔ کھوسو صاحب یہ فرمایئے کہ آپ نے سیاست میں کیوں دلچسپی لی۔

جواب:۔ دراصل سیاست مجھے ورثہ میں ملی ہے۔ میرے آباؤ اجداد سامراج کے خلاف برسرِپیکار رہے۔ ظاہر ہے میرا اس طرف رجحان قدرتی بات تھی۔ دوسری بات کہ ہمارا خاندان گذشتہ سو سال سے علاقہ میں ایک اہم سیاسی مقام رکھتا ہے۔ جیکب آباد کی قومی اسمبلی کی حالیہ الیکشن تک صرف ایک سیٹ تھی جس پر میرے بڑے بھائی دریا خان کھوسو پندرہ سال تک ایم۔ این۔ اے رہے۔ اب اس علاقہ سے قومی اسمبلی کی دو سیٹیں ہوگئی ہیں جن میں سے ۱۹۷۷ء میں جمعیۃ علماء اسلام کے کوٹہ میں سے

قومی اتحاد کی طرف سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا جو کہ بھٹو کی دھاندلی کی نذر ہوگیا۔

سوال :۔ کیا آپ مختلف عوامی تنظیموں کے بھی نمائندہ رہ چکے ہیں؟

جواب :۔ بنیادی طور پر میں ایک سماجی کارکن ہوں میں کئی سال تک یونین کونسل کا چیئرمین رہا ہوں۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کونسل کا ممبر اور ڈسٹرکٹ کونسل کی وفد کمیٹی کا چیئرمین رہ چکا ہوں۔ میں نے ان عہدوں پر حتی الوسعیٰ عوامی خدمات کی کوشش کی ہے۔

سوال :۔ آپ جمعیۃ علماء اسلام میں کیوں اور کب شامل ہوئے؟

جواب :۔ میں جمعیۃ علماء اسلام میں ۱۹۵۶ء میں شامل ہوا ہوا ہوں۔ دراصل اسی سال میری زندگی میں انقلاب برپا ہوا۔ میں نے حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجی شریف والوں کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اسی کے ساتھ میری علماء حق کی طرف رغبت اور بڑھ گئی اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جمعیۃ علماء اسلام ہی حکومت الٰہیہ کیلئے کوشاں ہے۔

سوال :۔ کیا آپ جمعیۃ علماء اسلام کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہے ہیں۔

جواب :۔ میں کئی سال تک خیرپور ڈویژن کا جنرل سیکریٹری رہا (یہی سکھر ڈویژن بعد میں بنا)۔ میں شروع سے ہی جمعیۃ علماء سندھ شوریٰ کا ممبر رہا ہوں اور علاوہ ازیں میں نے اپنے آپ کو عام سیاسی کارکن کے طور پر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتا رہا ہوں۔

سوال :۔ کھوسو صاحب آپ نے عوام کے شانہ بشانہ کسی تحریک میں بھی حصہ لیا ہے۔

جواب :۔ میں زمانہ طالب علمی ہی سے مختلف تحریکوں میں حصہ لیتا رہا ہوں۔ قیام پاکستان سے پہلے مسجد منزل گاہ سکھر کا مشہور واقعہ رونما ہوا جس میں میں نے عملی حصہ لیا اور پھر بھٹو ایسے ظالم اور سفاک آمر کے خلاف تحریک نظام مصطفےٰ میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ ایک ماہ تک سندھ کی جیلوں میں صعوبتیں جھیلتا رہا اور جب باہر آیا تو لونگ مارچ میں گرفتار ہوکر کئی روز تک جیل میں رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری قربانیاں رنگ لائیں اور قوم کو بھٹو جیسے فاشسٹ سے چھٹکارا ملا۔

سوال :۔ کیا آپ کو وزارت سنبھالنے کے بعد کچھ مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

جواب :۔ یہ درست ہے کہ بھٹو ہر محکمہ کو اس حد تک متاثر کر گیا ہے کہ اس کو درست کرنے میں کافی دشواریاں سامنے آرہی ہیں لیکن ہم سابقہ حکومت کی گڑبڑ کا قلع قمع کر کے صحیح سمت کی طرف گامزن ہونے کے لئے کوشاں ہیں مجھے اس وزارت میں کافی تبدیلیاں کرنی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم ملک کے گاؤں گاؤں طبی سہولیات باسانی اور سستی مہیا کریں۔ اس کے لئے ایک جامع منصوبہ بنا لیا گیا ہے۔

سوال :۔ آپ دیہاتوں میں طبی سہولیات ہم پہنچانے کے سلسلے میں کیا عزائم رکھتے ہیں۔

جواب :۔ ہم نے دیہاتوں میں طبی سہولیات فراہم کرنے کے سلسلہ میں ایک پانچ سالہ منصوبہ ترتیب دیا ہے۔ اس پر مختلف مراحل میں عملدرآمد ہوگا۔ ہم اس سلسلے میں طب یونانی کو فروغ دیں گے۔ ہم ہر گاؤں میں مستند حکماء کا تقرر کریں گے انہیں اس کے ساتھ ضروری تربیت بھی دی جائے گی۔ اس طرح اس نظر انداز کردہ ایک اہم شعبہ کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور ہماری دیہی آبادی کو بنیادی طبی سہولیات بھی میسر آجائیں گی۔

سوال :۔ ملک سے ڈاکٹروں کی کمی کو کس طرح دُور کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی وزارت نے اس سلسلہ میں کچھ منصوبہ بندی کی ہے۔

جواب :۔ حکومت اس سلسلے میں انتہائی خلوص دل سے توجہ فرما رہی ہے۔ پاکستان کے تمام کالجوں میں مختلف طریقوں سے سیٹوں کو بڑھایا گیا ہے تاکہ ہر سال زیادہ سے زیادہ ڈاکٹرز فیلڈ میں آسکیں اور اب انشاء اللہ ہر سال پنجاب سے سترہ سو، سندھ سے سترہ سو، سرحد اور بلوچستان سے گیارہ سو ڈاکٹر فارغ التحصیل ہوں گے۔ یعنی ہر سال ساڑھے چار ہزار نئے ڈاکٹر دستیاب ہو سکیں گے اور ہم ایسی پالیسی بھی مرتب کر رہے ہیں کہ ہر ڈاکٹر پانچ سال تک حکومت کی ملازمت کرے اور اس طرح حکومت جہاں پر ان کی زیادہ ضرورت ہوگی بھیج سکے گی۔

سوال :۔ پاکستان سے غیر ممالک میں جانے والے ڈاکٹروں پر پابندی کے سلسلے میں آپ کوئی نئے اقدامات اٹھائیں گے۔

جواب :۔ پاکستان میں ڈاکٹروں کے باہر جانے پر پابندی عائد ہے اور ہم نے اس سلسلے میں مزید سختی کا پروگرام بنایا ہے۔ ویسے تو ڈاکٹروں کو "این۔ او۔ سی" جاری ہی نہیں کیا جاتا لیکن اب حکومت ان کے اس کے علاوہ باہر جانے والے مضمونوں پر کڑی نظر رکھے گی۔

سوال :۔ کیا وزارت صحت موجودہ میڈیکل کالجوں میں سیٹیں بڑھا کر بھی ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے؟

جواب :۔ دراصل موجودہ کالجوں میں سیٹیں بڑھانا بہت ہی مشکل ہے۔ صرف سیٹیں بڑھا کر مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ اس سلسلہ میں اور بہت سے اقدامات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اس سلسلہ میں نئے ہسپتال اور اساتذہ کا بھی تقرر کرنا پڑتا ہے جو کہ ہمارے بس کی بات نہیں اور سب سے بڑا مسئلہ فنڈز کا ہے۔

سوال :۔ کیا آپ کی وزارت ملک میں کسی نئے میڈیکل کالج کی نوید سنائے گی؟

جواب :۔ ملک میں نئے میڈیکل کالج کھولنا آسان نہیں ہے۔ ہر کالج پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہے اور دوسرا بڑا مسئلہ ماہر اساتذہ کی بھی کمی ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے صوبائی ہیلتھ سیکریٹریوں کی میٹنگ بھی بلائی تھی کیونکہ گذشتہ دنوں میرے پاس پنجاب کے تقریباً ساڑھے پانچ سو ہائی فرسٹ کلاس پاس طلباء کے وفود آئے جو داخلہ سے محروم رہے اور اسی طرح کراچی کے تقریباً آٹھ سو طلباء کا مسئلہ ہے۔ اس سلسلہ میں ہم سوچ بچار کر رہے ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر میں کچھ مخیر حضرات کی مدد سے رہے ہیں۔

سوال :۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ پرائیویٹ سیکٹر میں میڈیکل کالج کی

اجازت دے رہے ہیں ؟

جواب :- بات یہ نہیں بلکہ گذشتہ دنوں کراچی کی ایک تنظیم ہمارے پاس ایک اسکیم لائی کہ ہم تیس لاکھ کے بجٹ سے کالج کھولنا چاہتے ہیں ۔ ہم نے اس پر غور کیا اور اس اسکیم سے متعلق ہسپتال کا معائنہ بھی کیا لیکن فنڈ اور ہسپتال ہمارے معیار پر پورا نہ اتر سکے ۔

لیکن اب ملک سے طبی سہولیات کی کمی کو دور کرنے میں پرنس آغا کریم خان ایک ارب بیس کروڑ روپے سے میڈیکل کالج شروع کرنے کا پروگرام بنا چکے ہیں ۔ یہ منصوبہ ہر لحاظ سے قابل عمل ہے ۔ انشاء اللہ آئندہ سال اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا اور اس سے کافی حد تک ڈاکٹروں کی ملک میں کمی کو دُور کیا جا سکے گا ۔

سوال :- ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کے نارواسلوک اور ادویات کی قلت کی شکایات عام ہیں ۔ کیا آپ نے اس طرف توجہ فرمائی ہے ؟

جواب :- یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کا عملہ ادویات بیچ کھاتا ہے اور اس سلسلہ کا ایک سکینڈل ہم نے جناح ہسپتال کراچی میں پکڑا بھی ہے ۔ اس کی تحقیقات ہو رہی ہے ۔ سخت کارروائی کی جائے گی ۔ میں نے صوبائی حکومتوں کو ہدایات دی ہیں کہ وہ ہسپتالوں میں زیادہ سے زیادہ ادویات فراہم کریں اور انہیں حقدار لوگوں کے تصرف میں بھی لایا جائے ۔ ساتھ ہی ڈاکٹروں کو بھی اپنے رویہ میں تبدیلی کی تلقین کی گئی ہے ۔ آئندہ عوام دشمن رویہ برداشت نہیں کیا جائے گا ۔

سوال :- دیہاتوں کی بات نہیں چھوٹے شہروں میں بھی کوالیفائڈ ڈاکٹروں کی کمی ہے ۔ اس سلسلہ میں فوری اقدامات کی ضرورت ہے ۔

جواب :- ہم نے پچاس ہزار سے ایک لاکھ کی آبادی تک کے لئے چھوٹے شہروں میں "ہیلتھ سینٹر" کھولنے کا منصوبہ بنایا ہے جس میں ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر، ایک لیڈی ڈاکٹر ۔ ریڈیالوجسٹ اور ایکسرے پلانٹ ہوگا جو کہ اس آبادی تک کے قصبوں میں طبی سہولیات فراہم پہنچائے گا ۔

سوال :- آپ نے بھی گذشتہ دنوں عوامی رابطہ مہم شروع کی تھی ۔ آپ کو اس دوران اپنے محکمہ کے سلسلہ میں کسی شکایات کا سامنا کرنا پڑا ۔

جواب :- سب سے زیادہ شکایات یہ موصول ہوئی ہیں کہ ڈاکٹر ہسپتالوں میں مریضوں کی صحیح دیکھ بھال نہیں کرتے تاکہ مریض ہسپتال کی بجائے ان کے پرائیویٹ کلینک میں جا کر علاج کرائیں ۔ دوسری شکایت ادویات کی کمی کی ہے ۔ میں نے اس سلسلہ میں اقدامات کئے ہیں اور ڈاکٹروں کو فوری طور پر ان شکایات کے ازالہ کے احکامات صادر کئے ہیں ۔

سوال :- فیملی پلاننگ کا محکمہ ختم کرنے کی خبریں سننے میں آئی ہیں ۔ کیا واقعی اس فضول محکمہ کو ختم کیا جا رہا ہے ؟

جواب :- ہاں اس محکمہ کو ختم کر کے ہیلتھ ڈویژن میں مدغم کیا جا رہا ہے تاکہ وہ عملہ جو بغیر کام کے تنخواہ وصول کرتا رہا ہے کسی مصرف میں آسکے ۔ انہیں اس قسم کی تربیت دی جائے گی کہ یہ ملک و قوم کے لئے فائدہ کا باعث بن سکیں ۔ یہ لوگوں کو صحت کے اصول بتائیں گے ۔ فنی سٹاف زچہ بچہ کی دیکھ بھال کے فرائض سرانجام دیں گے اور لیڈی ڈاکٹرز نو بچوں کی ولادت میں مدد دیں گی ۔ اور ان کو بچوں اور عورتوں کے علاج معالجہ کی تربیت دی جائے گی ۔ پھر اس محکمہ کا عملہ بغیر کام کے تنخواہ وصول نہ کر سکے گا اور محکمہ صحت کی قوت بھی بڑھے گی ۔

سوال :- کیا آپ کی حکومت جلد ہی نظام مصطفےٰ کے سلسلہ میں خوشخبری سنانے والی ہے ۔

جواب :- انشاء اللہ قوم اس سلسلہ میں جلد ہی خوشخبری سُنے گی ۔ ہم خلوصِ دل سے اس سلسلہ میں کوشش کر رہے ہیں ۔

سوال :- کیا آپ بھی افسر شاہی سے نالاں ہیں اور کیا آپکی وزارت کے افسران آپ سے مکمل تعاون فرما رہے ہیں ۔

جواب :- افسر شاہی واقعی عوام کے مفادات کی بجائے ذاتی مفاد کو ترجیح دیتی ہے خواہ اس کے لئے انہیں کسی قسم کے ہتھکنڈے اپنانے پڑیں لیکن انہیں اپنا رویہ درست کرنا ہوگا ۔ انہیں عوامی مفاد کے لئے کام کرنا ہوگا ۔ میری وزارت کے افسران کے لئے بھی مجھ جیسے وزیر کے ماتحت کام کرنا عجیب سا تھا کیونکہ ان کے لئے تو ان جیسا ہی وزیر ہونا چاہیئے تھا جو جائز و ناجائز میں تمیز نہ کر سکے ۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ حضرات ہمارے ساتھ مطابقت پیدا کر رہے ہیں ۔

سوال :- کمر توڑ مہنگائی میں کمی کے لئے آپ کی کابینہ کن اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے ۔

جواب :- ہمارے ملک میں مہنگائی ایک طرف تو بین الاقوامی رجحان اور دوسری بھٹو کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہے ۔ ہم جلد ہی چند روزمرہ قیمتوں میں کمی کر کے ان کی قیمت مقرر کر رہے ہیں اور اس پر سختی سے عملدرآمد بھی کرایا جائے گا ۔

سوال :- کیا آپ بھی پیپلز پارٹی کی حالیہ گڑبڑ سے پریشان ہیں ؟

جواب :- قوم پیپلز پارٹی کے خلاف ہے ان کے چند جاگیرداروں اور سرمایہ داروں نے بعض غریب کارکنوں کو بھاری رقم کے لالچ میں اپنے مفاد کی آگ میں جھونک دیا ہے تاکہ حکومت کو پریشان کر سکیں لیکن حکومت نے ان کے منصوبوں کو بر وقت خاک میں ملا دیا ۔

اب کچھ لوگ کھوسو صاحب سے ملنے آچکے تھے اس لئے میں نے اپنا آخری سوال کر ڈالا ۔

سوال :- کھوسو صاحب جمعیۃ علماء اسلام کی سندھ میں کیسی پوزیشن ہے ۔

جواب :- سندھ میں اگر کام کیا جائے تو ہمارے لئے میدان وسیع ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے ورکر کس حد تک دلچسپی لیتے ہیں ۔ سکھر ۔ جیکب آباد ۔ شکارپور ۔ خیرپور ۔ کراچی ۔ حیدرآباد ہماری پوزیشن بہتر ہے ۔ اگر ہم نے اپنی کوششیں جاری رکھیں تو انشاء اللہ ہم اپنی پوزیشن مزید مستحکم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔

نور عالم قریشی ایڈووکیٹ
ملتان



سیاسی بحران ملک کی تباہی کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

پیپلز پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لئے سیاسی سرگرمیوں کا بحال ہونا ضروری ہے

ملک کو خطرناک سیاسی بحران سے بچانے کے لئے اور پیپلز پارٹی کی تخریبی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے حکومت فی الفور سیاسی سرگرمیوں کی وسیع پیمانے پر اجازت دے۔ اس وقت ملک میں پیپلز پارٹی کی تخریبی سرگرمیوں کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ملک میں سیاسی جلسے جلوسوں پر سختی سے پابندی ہے۔ اس پابندی کا احترام قومی اتحاد قانونی اور سیاسی طور پر کر رہا ہے مگر پیپلز پارٹی کے کارکن ذوالفقار علی بھٹو کی رہائی کے لئے تخریبی اور غیر قانونی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جس سے ملک کی سالمیت اور عوام کی جان و مال خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ ملک کے مختلف شہروں میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے اپنے آپ کو آگ میں جلانے کی کوشش کی ہے جس کے نتیجہ میں ایک شخص آگ میں جل کر جہنم واصل ہو گیا ہے۔ اسی طرح پیپلز پارٹی کے لوگوں نے حیدر آباد، سندھ، لاہور اور ملتان شہروں میں مظاہرے کئے اور امن پسند لوگوں کی دکانوں پر لوٹ مچائی جس سے شہریوں کو زبردست نقصان پہنچا۔

پاکستان قومی مرکزی راہنما جناب نوابزادہ نصر اللہ خان نے ایک مقامی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی کا سب سے زیادہ نقصان قومی اتحاد میں شامل جماعتوں کو پہنچ رہا ہے۔ یہ جماعتیں عوام کے پاس جا کر ان مسائل کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ کا اظہار نہیں کر سکتیں جس سے ملک کے عوام دوچار ہیں۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کی اس بات کے خدشہ کا اظہار کیا کہ مس بے نظیر بھٹو سیاسی سرگرمیوں پر پابندی کی خلاف ورزی کر کے حکومت اور عوام کی مشکلات میں اضافہ کر رہی ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سیاسی سرگرمیوں سے پابندی ہٹانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ قومی اتحاد کے راہنما اور کارکن سیاسی پلیٹ فارم سے پیپلز پارٹی کی سرگرمیوں کا جواب دے سکیں۔

نوابزادہ صاحب نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ سیاسی اور جمہوری نقطۂ نظر سے بہت حد تک درست ہیں۔ وہ عوام کی نفسیات سے اچھی طرح باخبر ہیں اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کو سیاست کے میدان میں صرف اس صورت سے شکست دے سکتے ہیں کہ جلد سے جلد ملک میں سیاسی سرگرمیوں سے پابندی اٹھائی جائے تاکہ دونوں فریق میدان میں اپنی سیاسی قوت کا مظاہرہ کر سکیں اور پھر عوام فیصلہ کریں گے کہ کون کتنے پانی میں ہے۔

اس وقت ہمارے ملک میں سیاسی سرگرمیاں نہ ہونے کی وجہ سے عوام میں بے چینی اور گھٹن پائی جاتی ہے۔ موجودہ سیاسی جمود ملک کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے اور پیپلز پارٹی کا محاسبہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں جلد سے جلد سیاسی سرگرمیاں بحال کی جائیں تاکہ ملک میں جمود اور بحران کا خاتمہ ہو سکے۔

ذوالفقار علی بھٹو کے پیدا کردہ جمود اور سیاسی گھٹن کو ختم کرنے کے لئے قومی اتحاد نے ملک میں ایک زبردست سیاسی سرگرمیوں کو آغاز کیا جس سے عوام میں شعور پیدا ہوا۔ ۷ مارچ کی انتخابی دھاندلی کے خلاف ایک زبردست ملک گیر تحریک چلائی گئی۔ عوام نے بازاروں اور گلیوں میں مظاہرہ اور ہنگامے کئے۔ لوگوں کے اس سیاسی عمل کے جاری ہونے سے ملک میں برسوں کی گھٹن اور سیاسی بے چینی کا خاتمہ ہو گیا اور عوام کے اس سیاسی ردعمل سے پیپلز پارٹی کو سیاست کے میدان میں شکست کھانا پڑی۔

سیاسی سرگرمیاں بحال نہ ہونے کی وجہ سے عوام گھٹن اور بے چینی محسوس کرتے ہیں جس کی وجہ سے ملک میں فرقہ بندی، لسانی تعصب اور علاقائی عصبیت کو ہوا ملتی ہے۔ سیاسی عمل نہ ہونے کی وجہ سے ملک میں تخریبی سرگرمیوں کا آغاز ہو جاتا ہے جس سے ملک کی سالمیت خطرہ میں پڑ سکتی ہے ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کے لئے یہ ضروری ہے کہ فی الفور سیاسی سرگرمیاں بحال کرنے کا اعلان کرے۔

قومی اتحاد کے مرکزی راہنماؤں نے حکومت سے بار بار مطالبہ کیا کہ ملک میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت ہونی چاہیئے مگر حکومت اس اہم مسئلہ پر بالکل توجہ نہیں دیتی۔

سیاسی سرگرمیاں موجودہ بحران کو دور کر سکتی ہیں۔ اگر سیاسی جلسے، جلوس پر بدستور اسی طرح پابندی لگی رہی ملک بہت بڑے خطرہ سے دوچار ہو سکتا ہے۔

الطاف حسین، سرکولیشن منیجر

جھنگ، سرگودھا، بھکر کے دورہ پر ہیں۔

انتظامیہ اور پی این اے ورکرز دونوں کو اپنے رویہ پر نظرثانی کرنا ہوگی۔

مولانا زاہد الراشدی

صحیح معاشی منصوبہ بندی سے اشیاء ضرورت کی قیمتیں کم کی جا سکتی ہیں۔ رانا نذر الرحمن

گجرات: نمائندہ خصوصی: پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر سول انتظامیہ اور قومی اتحاد کے کارکنوں کو اپنے رویہ پر نظرثانی کرنا ہوگی تاکہ ان مقاصد کی تکمیل کی طرف پیش رفت کی جا سکے جن کے لئے پاکستان قومی اتحاد نے حکومت میں شمولیت اختیار کی ہے۔

آپ گذشتہ روز راولپنڈی ڈویژن کے چھ روزہ تنظیمی دورہ کے اختتام پر شیمن ہوٹل گجرات میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

آپ نے بتایا کہ قومی اتحاد کی صوبائی ٹیم نے جس میں ان کے علاوہ صوبائی مالیاتی کمیٹی کے چیئرمین رانا نذر الرحمن اور پنجاب کونسل کے رکن زبیر احمد بٹ بھی شامل تھے ۱۴ اکتوبر ہفتہ سے ۱۹ اکتوبر جمعرات تک راولپنڈی ڈویژن کا تنظیمی دورہ کیا اور اس دوران گوجر خان، کہوٹہ، مری، راولپنڈی، ٹیکسلا، حضرو، بہبودی، اٹک شہر، فتح جنگ، پنڈی گھیب، تلہ گنگ، چکوال، پنڈ دادن خان، جہلم، کھاریاں، ڈنگہ، منڈی بہاؤ الدین، پھالیہ، لالہ موسیٰ، جلالپور جٹاں اور گجرات شہر میں انہوں نے پاکستان قومی اتحاد کے راہنماؤں اور کارکنوں سے تنظیمی امور، علاقائی مسائل اور انتظامیہ کے رویہ پر تبادلہ خیالات کیا اور مختلف اجتماعات سے خطاب کیا اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی، ڈپٹی کمشنر اٹک، ڈپٹی کمشنر جہلم، ڈپٹی کمشنر گجرات اور اسسٹنٹ کمشنر تلہ گنگ سے ملاقات کی اور علاقائی مسائل پر ان سے بات چیت کی۔

آپ نے بتایا کہ ہم نے ہر جگہ یہ بات محسوس کی ہے کہ حکومت میں قومی اتحاد کی شمولیت کے بعد سول انتظامیہ کے رویہ میں منطقی طور پر جو تبدیلی آنی چاہئے تھی ابھی تک وہ محسوس نہیں ہو رہی۔ اسی طرح قومی اتحاد کے کارکن بھی ابھی تک اسی طرح کام کر رہے ہیں جس طرح اپوزیشن میں رہتے ہوئے کرتے تھے۔ اس لئے ہم نے ہر مقام پر انتظامیہ کے افسران اور قومی اتحاد کے کارکنوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے رویہ پر نظرثانی کریں تاکہ وہ بدلتے ہوئے حالات میں اپنی ذمہ داریاں پوری طرح ادا کر سکیں۔

آپ نے کہا بیوروکریسی کو گالیاں دینے اور ہر وقت انہیں اعتراضات اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے سے قومی اتحاد کا کوئی مقصد حل نہیں ہوگا اس لئے کارکنوں کو معقولیت اور تحمل کے ساتھ عوامی مسائل انتظامیہ تک پہنچانے چاہئیں اور متوازن رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ اس کے باوجود اگر کوئی افسر عوامی مسائل میں دلچسپی نہیں لیتا تو اس کے خلاف کارروائی کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔

آپ نے کہا ہم پیپلز پارٹی کے کارکنوں کی طرح دھونس، دھاندلی اور مفاد پرستی کا راستہ اختیار نہیں کر سکتے اور ہمیں اپنے عمل اور کردار سے ثابت کرنا ہے کہ پاکستان قومی اتحاد ایک بااصول اور بے لوث سیاسی جماعت ہے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ انتظامیہ اور سیاسی کارکنوں کو سب سے زیادہ توجہ عام آدمی کو درپیش مسائل کے حل کی طرف مبذول کرنا ہوگی، کیونکہ جب تک ملک کا عام شہری اپنی مشکلات اور مسائل میں فی الواقع کمی محسوس نہیں کرتا اس وقت تک حکومتوں میں کوئی تبدیلی مؤثر اور نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ آپ نے قومی اتحاد کی ضلعی شاخوں پر زور دیا کہ وہ اپنے تنظیمی ڈھانچے جلد از جلد مکمل کریں اور دیہات میں تنظیمیں قائم کریں تاکہ وہ مؤثر طریقہ سے قومی اتحاد کے مشن کو آگے بڑھا سکیں۔

قومی اتحاد کی صوبائی مالیاتی کمیٹی کے چیئرمین رانا نذر الرحمن نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیپلز پارٹی نے جان بوجھ کر اس ملک کی معیشت کو تباہ کیا ہے تاکہ وہ اشتراکی انقلاب کی راہ ہموار کر سکے۔ اس بات کا اعتراف ڈاکٹر مبشر حسن نے اقتصادیات کے ایک ماہر سے گفتگو کے دوران کیا تھا۔ آپ نے کہا ملک میں اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں اضافہ کے رجحان کو نہ صرف روکا جا سکتا ہے بلکہ ان میں کسی حد تک کمی بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ معیشت کو انقلابی اور حقیقت پسندانہ بنیادوں پر از سر نو مرتب کیا جائے۔ اور اس میں مخصوص طبقوں کے مفادات کا لحاظ کرنے کی بجائے عوام کی مشکلات و مسائل کو سامنے رکھا جائے۔ آپ نے کہا ٹیکسوں کا بوجھ عام آدمیوں پر ڈالنے کی بجائے خوشحال طبقوں پر ڈالنا چاہیئے کیوں چھوٹے طبقے اتنے ٹیکسوں کے متحمل نہیں ہیں جتنے ان پر ڈال دیئے گئے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ اس ملک میں ہر طبقہ ٹیکس ادا کرتا ہے لیکن بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار جن کے باغات بیس بیس لاکھ روپے میں ٹھیکے پر نیلام ہوتے ہیں ان پر کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ انہیں تقاوی اور دیگر طرح کے قرضوں سے نوازا جاتا ہے۔ رانا نذر الرحمن نے کہا کہ اس ملک میں بڑے زمینداروں، سرمایہ داروں اور اقتصادی پالیسیاں مرتب کرنے والے طبقوں کو اپنی روش پر نظرثانی کرنا ہوگی اور پسے ہوئے طبقوں کے مفادات اور مسائل کو ترجیح دینا ہوگی ورنہ اشتراکیت کے سیلاب کو روکنا ناممکن ہو جائے گا۔

پریس کانفرنس میں پاکستان قومی اتحاد ضلع گجرات کے سیکرٹری جنرل چوہدری نثار احمد ایڈووکیٹ، جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات کے امیر مولانا سید بشیر احمد شاہ، ضلعی ناظم مولانا عبدالرؤف شاہد اور دیگر ضلعی و مقامی راہنما بھی موجود تھے۔

طنز و مزاح — محمد زاہد بلند شہری

حلال گرفتاریاں اور فتوے

پچھلے دنوں اخبارات میں پی۔ پی۔ پی کی مس بے نظیر بھٹو کا بیان شائع ہوا تھا۔ اس میں موصوفہ نے پی۔ پی کے کارکنوں کو "حلال گرفتاریاں" دینے کے لئے کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "نعرے بازی کی گرفتاریاں "حرام" گرفتاریاں ہیں۔ جبکہ ہمیں "حلال" گرفتاریاں دینا چاہیئے۔ کارکنوں کو حرام کی بجائے "حلال" گرفتاریاں دینی چاہئیں۔

دنیا کے تمام ادیان میں حلال اور حرام کا تصور کہیں نہ کہیں ضرور پایا جاتا ہے۔ حلال و حرام کے متعلق ہم نے مذہبی و دینی کتابوں ہی میں پڑھا ہے۔ مگر بے نظیر بھٹو (جن کی "نسوانیت" کی کوئی نظیر نہیں ہے) کا سیاسی حلال و حرام کے متعلق بیان پڑھ کر اچھنبا سا محسوس ہوا۔ آخر مس بے نظیر کو حرام و حلال یاد آ ہی گیا۔ ورنہ سات سال سے انہوں نے اپنی لغت "جمہوریت" سے لفظ حرام نکال رکھا تھا اور تمام کام اور دولت جس کا تعلق امور مملکت سے ہو یا عوام کی فلاح سے ہو "حلال سمجھ کر" ہضم کیا جاتا رہا۔ اسی "حلال" ہی کا نتیجہ ہے کہ آج نصرت (جس کے نصیب میں سے شاید فتح کا باب ختم ہوچکا ہے) اور ذوالفقار علی بھٹو (انہیں اب اپنا نام ذوالفقار علی کی بجائے عوام پر ظلم و تشدد کی مناسبت سے ذوالفقار چنگیز رکھ لینا چاہیئے) پس زنداں اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

دختر بھٹو کا بیان پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان داغنے سے قبل تک پی۔ پی کے غریب کارکن جو بھاری رقم کے لالچ میں گرفتاریاں دلوانے کے لئے راولپنڈی لائے جاتے رہے ہیں، گو بقول بے نظیر کے وہ اب تک حرام گرفتاریاں دیتے رہے ہیں۔

ہمارے خیال میں پی۔ پی کے ان غریب کارکنوں کو جنہیں ورغلا کر لایا گیا تھا جنکو اپنی بیوی بچوں سے دور رکھا گیا، دختر بھٹو کے بیان کا نوٹس لے کر عدالت عالیہ میں اپنی "ہتک عزت" کا دعویٰ دائر کر دینا چاہیئے کیونکہ قاتلِ عوام کے حکومت سے معزول ہونے سے اب تک متعدد پی۔ پی کے کارکن گرفتاری دے چکے ہیں اور کئی کو سزا بھی دی جا چکی ہے۔ لہٰذا ان کارکنوں کا حق بنتا ہے کہ وہ دختر بھٹو کے خلاف نہ صرف ہتک عزت بلکہ دھوکا دہی کے الزام میں دفعہ ۴۲۰ کے تحت مقدمہ دائر کرنا چاہیئے کیونکہ بے نظیر کے بقول جب یہ گرفتاریاں حرام تھیں تو ان غریب کارکنوں کو کیوں دھوکے میں رکھا گیا اور اس "سیاسی مفتیہ" نے گرفتاریاں دینے سے قبل ہی حرام کا "سیاسی فتویٰ" کیوں نہیں صادر کر دیا۔

اب ہم اس فتویٰ کے سچ اور جھوٹ کو پرکھنے کے لئے پی۔ پی کے دوسرے مفتیان سے سوال کرتے ہیں۔ امید ہے جلد از جلد جواب عنایت کر کے غریب کارکنوں کو ذہنی، جسمانی، مالی اور معاشی مشکلات سے بچائیں گے۔ سوال درج ذیل ہے:

"کیا فرماتے ہیں مفتیان پی۔ پی
بیچ اس سیاسی مسئلے کے، بحوالہ
کیونزم و منشور اعظم پی پی با زاجات
چیئرمین پارٹی پس زنداں، حال صاحب
گناہ کبیرہ کہ بھٹو کی دختر بد اختر،
بے نظیر عرف دوشیزہ زائد العمر بقول
خود کا صادر کیا ہوا فتویٰ سیاسی،
برائے گرفتاریاں کارکنان جماعت
بدخصلت پیپلز پارٹی آپ کی نظر تنگ
میں اور بحوالہ بیاض لینن درست ہے؟"

جواب کسی بھی اخبار میں دیا جاسکتا ہے۔

جمعیتہ علماء اسلام پنجاب:

پنجاب کی صوبائی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس آج مورخہ ۱۸ اکتوبر ۷۸ء کو مدرسہ قاسم العلوم میں منعقد ہوا۔ اجلاس ساڑھے بارہ بجے شروع ہوا۔ صدارت جناب مولانا عبیداللہ انور صاحب نے فرمائی۔ سب سے پہلے حضرت الامیر نے اپنا فارم رکنیت پُر کر کے پنجاب میں رکن سازی کی مہم کا آغاز فرمایا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی:۔

سید مقبول حسین ایڈوکیٹ
کنوینر صوبائی تنظیمی کمیٹی
خواجہ عبدالرؤف صاحب، ملتان
مولانا فیروز خان صاحب ڈسکہ
مولانا محمد شفیع صاحب جہلم
مولانا محمد یوسف صاحب بہاولنگر
میاں محمد عارف ایڈوکیٹ، گوجرانوالہ

اجلاس میں متفقہ طور پر رکن سازی کی مہم کو چلانے کے لئے حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(أ) کاپیوں کی تقسیم ڈویژن کے کنوینر (نگران) یا ان کی باضابطہ تحریر پر ان کے نمائندہ کو تقسیم کی جائیں گی۔

(ب) کاپیوں کی تقسیم پر کوئی پیشگی رقم وصول نہیں کی جائے گی۔

(ج) ڈویژنوں کے کنوینر اپنے اپنے ڈویژنوں میں تمام اضلاع میں جا کر ضلعی امیر کے مشورہ سے کم از کم تین ارکان پر مشتمل تنظیمی کمیٹی تشکیل دیں گے اور ان کے نام صوبائی دفتر کو یکم نومبر سے قبل تک ارسال کریں گے۔

(د) ہر ضلع صوبہ کو اپنے کام کی ماہانہ رپورٹ بھیجے گا۔

(ہ) ڈویژن کا کنوینر جس ضلع یا ذیلی تنظیم کو جو کاپی دے گا اس کی اطلاع صوبہ کو دی جائے گی کہ فلاں شہر کی کاپی فلاں جگہ دی گئی تاکہ صوبے میں مکمل ریکارڈ رکھا جا سکے۔

ضلعی تنظیمی کمیٹی

ضلعی تنظیمی کمیٹی کے تمام اراکین کا ایک تربیتی کورس مورخہ یکم نومبر اور ۲ نومبر کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوگا، جس میں مولانا حضرت عبیداللہ انور صاحب، مولانا [illegible] صاحب و دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ اس تربیتی کورس کا مقصد کارکنوں کو تنظیمی امور اور رکن سازی کے طریق کار سے واقفیت کرانا ہے۔

بلوچستان

طارق نیازی

"وزارت ہمارے لئے انعام ہے یا سزا"

وفاقی وزیر بلدیات

محمد زمان خان اچکزئی کے ساتھ ایک ملاقات

ہم ظالم کے ساتھ اُس کے ظلم کو بھی ہمیشہ کیلئے دفن کرنا چاہتے ہیں

وہ جو خوفناک تاریکیوں میں حق کی شمعیں جلا رہا تھا..

وہ جو گم سناٹوں میں سچ کی صدائیں بلند کر رہا تھا...

وہ جو پابندی کی زنجیروں میں آزادی کے نغمے الاپ رہا تھا....

وہ جو کردار کی خوشبو سے وطن کی مانگ میں ستارے بھر رہا تھا.....

وہ جو تیرہ بختی میں جراتوں کے جہاں تعمیر کر رہا تھا..

وہ جو جرأتوں کے اڑتے پرچموں میں شرافتوں کے شہر آباد کر رہا تھا۔

وہ جو بے سروسامان تھا مگر بدمستئ اقتدار کو للکار رہا تھا.....

وہی مسافر راہِ حق — وہی فقیر راہ نشین — وہی چراغِ رہگذر محمد زمان خان اچکزئی کہلایا!!

بلوچستان جو جسدِ ملت کی دکھتی رگ بنتا جا رہا ہے۔ سیاست کی بولیاں اور بے ہنگم سیاسی سرجن کے وجود پر مسلسل خبریں لگا رہے ہیں۔ کل اگر زندہ تھا۔ آج اگر تابندہ ہے اور کل اگر پائندہ رہے گا تو حق کے برگزیدہ انہی بندوں کے طفیل کہ جن کے سانچے آب و گل میں ڈھلتے ہیں تو "زمان خان" کا عنوان بن جاتے ہیں۔

محمد زمان خان اچکزئی، قومی سیاست میں کوئی اجنبی نام نہیں! وہ آج قوم کی خاطر "گھٹ کر" وفاقی وزیر بننے پر مجبور ہوئے ہیں۔ وزارت ان کے لیے کوئی ذریعۂ عزت نہیں۔ آج سے پہلے وہ پاکستان قومی اتحاد بلوچستان کے صدر تھے۔ جمیعت العلمائے اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری تھے۔ پاکستان کے اہم ترین قانون ساز ادارے "سینیٹ" کے معزز ترین رکن تھے۔ ان حیثیتوں میں وہ قومی و بین الاقوامی توجہات کا مرکز تھے لیکن دیہی ترقی و بلدیات کا وفاقی قلمدان تھامنے کے بعد شاید وہ کسی بھی "بے لوث التفات" کے قابل نہیں رہے۔ کہ اس خارزار میں جو بھی اترتا ہے، "سائلوں" اور "غرضمندوں" کے ہالہ میں گھر جاتا ہے۔

★ ★ ★

بلوچستان آج چند "خوشنوائیوں" کا ہدف بنا ہوا ہے اس کے پیشِ نظر ضروری تھا کہ بلوچستان کے اس قد آور سیاستدان کے افکار و خیالات معلوم کئے جاتے، قارئین کرام کو شریک سماعت کیا جاتا۔ ملکی سالمیت اور قومی وحدت پر موہوم خدشوں اور خطروں کی پرچھائیوں سے ہراساں پنجاب کے خدشات و خطرات کا ازالہ کیا جاتا..... چنانچہ ۲۹ر ستمبر کو جب میں وفاقی وزیر دیہی ترقی و بلدیات کی کوٹھی واقع اسلام آباد پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہاں بھی "خان صاحب" ہنستے مسکراتے نظر آئے۔ میں نے اِدھر اُدھر جھانک تانک کی۔ میرے تجسس پہ قدرے حیرت زدہ ہو کر "خان صاحب" پوچھنے لگے "کیا بات ہے؟" "جی! میں تو وفاقی وزیر سے ملنے آیا تھا، اور وہ نظر ہی نہیں آرہے!!" میرے اس بے ساختہ اظہار پر خان صاحب مسکرا دیئے! کہنے لگے۔ "میں تو محمد زمان ہوں اور بس!! نہ اس سے کم پر راضی ہوں نہ زیادہ کا متمنی!! عرضِ مدعا کیا تو جواب ملا: آپ میرے ساتھ رہیں۔ ابھی نماز کا وقت ہو رہا ہے۔ ادائے صلوٰۃ کے بعد کھانا ہو گا..... اس کے بعد بھی آپ میرے ساتھ رہیں اور بچشم سر دیکھیں کہ "وزارت" ہمارے لئے انعام ہے یا سزا!!

چنانچہ نماز کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا.... فارغ ہو کر سائلوں کا جم غفیر!! ان سے اور ان کی عرضیوں سے نمٹ کر دیکھا تو ایک پہر جا چکا تھا۔ ڈرائیور سے کہا گیا۔ کہ سی ایم ایچ چلنا ہے جہاں مولانا مفتی محمود زیر علاج ہیں ایک عدد گاڑی میں دو عدد مسافر سی۔ ایم۔ ایچ کے لیے روانہ ہوئے۔ نہ ہوٹر بج رہے تھے۔ نہ گارڈ تھی نہ اسکارٹ تھا، نہ سکواڈ تھے، نہ ہٹو بچو کی صدائیں تھیں بلکہ اس کے برعکس ایک دوسرا منظر تھا۔ ہم ایک تنگ سی سڑک پر گزر رہے تھے کہ سائڈ سے ایک سوزوکی وین

سامنے آکر رک گئی ..... جب تک وین رکی رہی وزیر صاحب بھی بیچ سڑک رکے رہے البتہ ڈرائیوروں نے ایک دوسرے سے تبادلۂ کلام کیا۔ کچھ تلخی اور برہمی کا بھی اظہار کیا۔ جبکہ سوزوکی وین کے ڈرائیور نے وین میں بیٹھے بیٹھے "ہاتھ پاؤں بھی مارے" اور اس سب کچھ کو دیکھ کر وزیر صاحب مسکراتے رہے ..... مگر وین ڈرائیور بڑے اطمینان سے سرراہے گزرنے رکنے والے دوست احباب کی خیریت دریافت کرکے ہی رخصت ہوا ..... اس کی رخصتی کے بعد ہی وزیر صاحب کی گاڑی کو راستہ ملا ..... ہم سی۔ ایم۔ ایچ پہنچے تو نماز عصر کا وقت ہونے والا تھا .. نماز سے پہلے مولانا مفتی محمود صاحب کی صحت و عافیت دریافت کی۔ ان کے انگوٹھے کا ابھی ابھی آپریشن ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں انگوٹھے کی ہڈی نکال دی گئی ہے اور گوشت جوڑ دیا گیا ہے۔ بہرحال اب مفتی صاحب روبصحت ہیں عیادت کے بعد سی۔ ایم۔ ایچ کے وسیع لان میں نماز عصر باجماعت ادا کی گئی۔ نماز کے بعد پھر ہجوم دوستاں اور محفل یاراں !! خان صاحب نے احباب سے اجازت لی اور میرے پاس آکر سی۔ ایم۔ ایچ کے عین سامنے گھاس دار قطعہ پر نیم دراز ہو کر گفت گو شروع کر دی۔ ان کی گفتگو میں ابھی تک وہی اپنائیت تھی جس کا مشاہدہ اکثر و بیشتر مجھے ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ کی بیرک نمبل میں ہوتا تھا۔ وہ بظاہر خاصے تھکے ہوئے نظر آرہے تھے۔ آنکھوں میں بھی "بوجھ" نمایاں تھا۔ یہ بھی عجب اتفاق تھا کہ "ان کے دور میں" یہ بوجھ "سامان عیش کی فراوانی" کا مظہر ہوتا تھا اور آ "یہ بوجھ" کرب و اذیت کا آئینہ دار نظر آتا ہے۔ خان صاحب جو ابھی تک ننگی گھاس پر نیم دراز تھے۔ میری طرف رومال بڑھاتے ہوئے خود ہی کہنے لگے۔ پھر مجھے اس پر بیٹھنے کی دعوت دے کر خود بھی اس پر بیٹھ گئے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے انہیں داستانِ دل کہنے سننے کی دعوت دی تو وہ "تفکر" کا عمق ناپتے ہوئے بہت دور چلے گئے میری آواز پہ جیسے انہوں نے واپسی کا سفر اختیار کرتے ہوئے پہلا قدم رکھا "جناب! کون نہیں جانتا کہ ہم نے اس وقت اپوزیشن شعار کی جب اقتدار کی قربانیاں جگر سوز اور زہرہ گداز تھیں۔ ظلم کی درگاہ مظلوم کے خون کا آخری قطرہ لے کر بھی پیاس محسوس کرتی تھی۔ اس وقت جب جیلوں کی سختیاں اور ستم کی چکیاں، بے امان و بے پناہ عہد جور و جفا کے مقابلہ میں واحد امن چین کی بنسریاں گنتی تھیں۔ ہر مخالف آواز پہ پہرے تھے۔ قلم پابند اور خیالات محبوس تھے۔ جسم و جاں تعزیروں اور تازیانوں کی زد میں تھے تو فکر جواں زنجیروں میں جکڑی تھی۔ گرد و پیش پہ سناٹوں کی حکمرانی تھی ..... ماحول سہما ہوا اور شرافت کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ ظلم کی جہاں گردی یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ خوف خدا بھی تھرا رہا تھا ..... اس وقت ہم سب کچھ وار کر، سب کچھ نثار کرنے میدانِ عمل میں نکلے تھے۔ ہم نے ظالم اقتدار کی خوں آشامی کو للکارا تھا۔ ہم نے سرِبازار اس کے بزدلانہ ستم کی تضحیک کی تھی۔ ہم نے کھلے بندوں اس کی پابندیوں کو پامال کیا تھا ..... ہم نے ببانگ دہل اس سے بغاوت کی تھی ہم نے علی الاعلان اس کی مخالفت کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بالآخر وہ دن بھی آگیا کہ ہمارے ہاتھوں کی لرزش "ان کے گریبان" ٹٹولنے لگی۔ ہماری بے آواز زبانیں شعلے برسانے لگیں۔ ہر طرف ظلم کی زنجیریں پگھلنے لگیں۔ ظلم کے قیدی چھوٹ چھوٹ کر حق اور سچ کی بام بلند پہ جمع ہونے لگے۔ اس روز دلوں کی گہرائی میں ایک شعلۂ حق بلند ہوا اور یہی شعلہ ظلم کے جوئیں اقتدار کا خرمن خاکستر کر گیا۔ یہی شعلۂ حق نظام مصطفیٰؐ کے نفاذ کی آرزوؤں کا شعلہ تھا۔ اور جناب! یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ آج اس "شعلۂ حق" کو سربلند اور فروزاں رکھنے کے لیے ہمیں عین اس وقت زمام حکومت سنبھالنی پڑی ہے جب حکومت سے بڑھ کر مشکل کام کوئی نہیں ہے لیکن ہماری مشکل پسند طبیعتیں اس مشکل کو بھی آسان کرکے دم لیں گی۔ اور ہم انشاء اللہ اپنے مولا کے کرم سے اس دھرتی کو اسلام کے نور سویرے سے منور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے" کیسا حسین عزم تھا، کیسی عزیمت بھری داستان تھی۔ اقتدار وقت کا کیسا مکروہ چہرہ تھا، سپاہیانِ حق کی کیسی کامران پیشانیاں تھیں۔ میں تھا کہ خوشگوار حیرتوں کے فراواں چشموں کے نظارے کر رہا تھا۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ اس سب کچھ کے باوجود "آج" "کل" سے زیادہ خوفناک کیوں ہے؟ اور اس خیال کے آتے ہی میں نے پردے کی دیوار ہٹا دی۔ خان صاحب جیسے میرے خیال کی پاتال میں اتر گئے: "دیکھیے جناب! آپ جو کہتے ہیں "آج" "کل" سے مختلف کیوں نہیں تو آپ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ابھی آپ "کل" کی گرفت سے آزاد کب ہوئے ہیں! ابھی تک تو آپ نے صرف ظلم کے ناگ کی گردن ناپی ہے۔ اس کے منحوس سایوں سے تو نجات نہیں پائی۔ ہماری یہی تو کوشش ہے کہ ہم ظالم کے ساتھ ساتھ اس کے ظلم کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دفن کر دیں۔ آج اور کل میں آخر فاصلہ ہی کیا ہے؟ ہم جس لولی لنگڑی معیشت کے دوش پر سوار ہو کر آئے ہیں، اسے صحت مند بنائے بغیر ہم ایک عام آدمی کو آج اور کل کا فرق باور نہیں کرا سکتے اس ضمن میں ہم نے ہمہ جہتی کام شروع کر دیا ہے۔ میں اور میرے ساتھی دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔ ہماری اوّلین کوشش یہ ہے کہ عوام الناس کو اشیائے صرف اچھے اور سستے داموں بآسانی میسر آجائیں۔ انہیں انتظامیہ کی چیرہ دستیوں سے نجات ملے۔ ان کی جان، مال اور آبرو کے لیے آہنی ضمانت موجود ہو۔ پولیس صحیح اور اصل معنوں میں ان کی خدمت کے جذبات سے معمور ہو۔ بدنظمی اور بدامنی کا مکمل خاتمہ ہو۔ انصاف سہل اور ممکن الحصول بنے اور یوں ملک کے اندر آزادانہ و منصفانہ انتخابات کے انعقاد اور نظام مصطفیٰؐ کے نفاذ کی راہ ہموار ہو سکے۔ انہی ہمہ گیر کام کے لیے جس قدر تعاون کی ضرورت ہے۔ اس سے کہیں زیادہ مخالفت کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ملکی و قومی جائدادوں کے دشمن، نظم و امن کے تباہ کار، عامۃ الناس کے مفادات کے جاں لیوا، آج "مجاہدین" کے روپ میں اپنی کارستانیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ خوش سلیقگی سے ان تمام مراحل سے گزر کر قوم کو اس کی اصل منزل نظام مصطفیٰؐ سے ہمکنار کریں۔ مجھے چوبیس گھنٹوں میں بمشکل ۴ گھنٹے بھی آرام کے لیے نہیں ملتے۔ میں صحیح معنوں میں "وزیر" ہوں کہ سوتے جاگتے وزارت کا بوجھ لادے ہوئے ہوں اور ایسے ہی "باربردار" کو عربی میں "وزیر" کہتے ہیں"! خان صاحب، میرے خوش خیال کو زبان دے رہے تھے کہ ایک آواز بار بار میرے کانوں کے پردوں سے ٹکرانے لگی: "ہم چوبیس گھنٹوں میں نظام مصطفیٰؐ نافذ کر سکتے ہیں"۔ میں نے اس آواز پر کروٹ بدلی تو مجھے یوں لگا۔

جیسے خان صاحب بھی سُن رہے ہوں، میں نے دیکھا تو ان کا محو کلام منتظر سماعت تھا۔ جناب! یہ آوازیں سُن سُن کر ہمارے کان پک گئے ہیں۔ اگر نظام مصطفےٰ چوبیس گھنٹوں میں نافذ کیا جاسکتا ہے تو مدیدار نافذ کیوں نہیں کر دیتے؟ اگر اس کے نفاد کے لیے اقتدار ضروری ہے۔ تو پھر حکومت میں شامل ہو کر اس خدمت کو انجام کیوں نہیں دیتے؟

لیکن ہم سب جانتے ہیں ان کے دل اور زبان میں بہت فاصلے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں کہا تھا: جمیعت العلمائے پاکستان چھ ماہ میں اسلام نافذ کر دے گی۔ اسی جماعت کے ایک دوسرے رہنما نے کہا "ہم ایک ماہ میں اسلام نافذ کریں گے"۔ تیسرے کی باری آئی تو کہا: ہم چوبیس گھنٹوں میں اسلام نافذ کر کے دکھائیں گے۔۔! اور آخری کو موقع ملا تو تنک کر بولا "اسلام کا نفاذ کیا مشکل ہے، اسلام تو ایک منٹ میں نافذ ہو سکتا ہے"۔ اور عالم یہ ہے کہ آج نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی تیاری کے لیے اسی جماعت کے سربراہ نے جو ورکنگ پیپر دیا ہے، صرف اسکی تیاری میں ایک ماہ سے زائد عرصہ لگا ہے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر نسخہ کی تیاری میں اتنا وقت درکار ہے تو نہ جانے علاج کتنا وقت لے گا؟ تو جناب! ان باتوں کو چھوڑیئے!! اب عمل کا وقت آگیا ہے۔ ہم انشاء اللہ نظام مصطفےٰ کی منزل کو حاصل کر کے رہیں گے عوام ہمارے ساتھ ہیں، قومی اتحاد عوام کے اعتماد کا مظہر ہے، اور ہم انشاء اللہ ان کے اعتماد کو سربلند رکھیں گے۔ پر اعتماد لہجہ خاصا توانا تھا مگر بادِ مخالف کی تندی بڑی ہی اعتماد شکن دکھائی دے رہی تھی۔ میں نے صورت حال کا احساس کرتے ہوئے "ان کے" خدشے کو زبان دی "خان صاحب! سُنا ہے آجکل جمعیت اور جماعت اسلامی میں بل کُھل ہے اور جلد ہی دونوں کا اتحاد پارہ پارہ ہونے والا ہے!!

ع دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

خان صاحب نے اپنے جذبات کو غالب کی نغمگی سے معمور کرتے ہوئے جواب دیا۔ دراصل ہمارے مخالفین ہمارے مثالی اتحاد سے بوکھلا کر اس قدر حاسدانہ حربوں پر اُتر آئے ہیں کہ وہ ہمارے صفوں میں اپنی نیتوں کے کیڑے ڈالنے کے درپے نظر آتے ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ آج جمیعت العلمائے اسلام اور جماعت اسلامی جس قدر ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ آج سے پہلے نہ تھے۔ جادۂ ارتقا ہوا ہر قدم ہماری فکری و عملی وحدت کا مظہر بنتا جا رہا ہے۔ خان صاحب شبہات کے جالے توڑتے جا رہے تھے، وہ حقائق کو نکھار عطا کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ میں نے زبان و بیان کی آبشار کے سامنے کچھ سنگریزے دیکھے تو بے جھجک نشاندہی کر دی۔ خان صاحب آپ آجکل چھوٹے چھوٹے بیانات کا نوٹس تو لے رہے ہیں لیکن گذشتہ دنوں کچھ لوگ آپ کے گھر سے پنجاب تشریف لائے تھے اور یہاں انہوں نے "مسلم قومیت" اور "نظریۂ پاکستان" کے عنوان سے ایسی باتیں کیں کہ آج بھی ان کی بازگشت سنی جاتی ہے۔ لیکن آپ اس پر مہر بلب ہیں، آپ کی خموشی کو خوف سمجھا جائے یا مصلحت!! خان صاحب نے بھرپور نگاہوں سے مجھے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں۔ مجھ حقیر پر خوف اور مصلحت کا طعن!!" اور اس کے ساتھ ہی کامل سنجیدگی سے گویا ہوئے۔ جناب!

یہ واقعی ہماری بدقسمتی ہے کہ اس خطۂ اسلام میں کچھ لوگ اسلام دشمنی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے جن بلوچ لیڈروں کا ذکر کیا ہے، ہم ان کی سرگرمیوں سے باخبر ہیں۔ ہمیں ان کی واقعی حیثیتوں کا بھی علم ہے، اس لیے ہم ان کی "معول کی کہاوتوں" پہ توجہ دیئے بغیر اپنے مثبت مقاصد کے حصول کے لیے تعمیری جدوجہد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس ہمارے پنجاب کے بھائی جب عزت بخش بزنجو کے خیالات سنتے ہیں تو بھڑک اُٹھتے ہیں۔ انہیں چونکہ حقائق کا علم نہیں اس لئے ان کا اس نوع کا ردِ عمل فطری اور یقینی ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بزنجو صاحب بلوچستان کے واحد ترجمان ہیں۔ وہ پنجاب میں آکر جو کچھ کہتے ہیں شاید وہ پورے بلوچستان کی آواز ہے اور اگر ایسا ہے تو بہت ہی خطرناک رجحان ہے۔ ان خدشات کی بنیاد پر جو فکری انتشار جنم لے رہا ہے، اسے ختم ہونا چاہیئے۔ جب تک ہمارے سر سلامت ہیں، اس ملک میں اسلام اور اس کے نام لیواؤں کے لیے کوئی خطرہ نہیں بن سکتا۔ کوئی خطرہ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم نے ۱۹۷۰ء میں

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ
ضرور دیں
ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ
ضرور دیں۔
محمد سلیم قریشی۔

کالعدم نیپ اور اس کی فکری نژاد کو خوب خوب برتا ہے ہم نے ۱۹۶۸ء تک ان کا ساتھ دیا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو خوب جانتے ہیں۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کہنا چاہتا جو اشتعال کا موجب بنے.... بہرحال اپنے دوستوں سے اتنا ضرور کہوں گا کہ اب ۱۹۷۰ء نہیں ۱۹۷۸ء کا سن ہے۔ ان آٹھ سالوں کے طویل وقفہ میں بہت کچھ تبدیلیاں آ گئی ہیں انہیں سمجھیئے اور جانیئے!! اس کے ساتھ ہی میں پاکستان کے عوام کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ الیکشن میں بلوچستان جمعیت اور استحاد کے ماتھے پر فتحمندی کا جھومر بن کر چمکے گا۔ یہ مسلم قومیت اور نظریۂ پاکستان کا گھرا ور گڑھ ثابت ہوگا۔

خاں صاحب، حال کو جہان ٹھیک کر خوش کن مستقبل کی نوید سنا رہے تھے۔ اس نوید پر ان کا ذاتی یقین کس درجہ کا ہے؟ اس بارے میں میں نے استفسار کیا تو کہنے لگے۔ میں بلوچستان میں "پیدا کردہ صورت حال" سے کبھی بھی نہیں گھبرایا اور نہ قوم و ملک کا درد رکھنے والے درد مندان قوم کو گھبرانا چاہیئے۔ میں نے بذات خود اس تحریک میں کام کیا ہے جس کا نام سن کر لوگوں کو "ملک کا کندھا اترتا" نظر آتا ہے۔ میں نے عبدالصمد خان اچکزئی کے ساتھ کام کیا ہے۔ میں نے نیپ کی ہمراہی میں سیاست کا سفر کیا ہے۔ میں نے اس راہ کے سارے نشیب و فراز دیکھ کر کامل سنجیدگی سے یہ تجزیہ کیا ہے کہ جو کچھ کھڑاک رچایا جاتا ہے محض اپنی "شکم سیری" کے لیے ورنہ ملک کوئی کانچ کی صنعت نہیں ہوتے کہ بس لات دکھائی، مکہ تانا اور کم نظروں کو ملک کے ٹکڑے ہوتے نظر آئے....

بلوچستان ہر دور میں پُرسکون رہا ہے

لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ خود غرض حکمرانوں نے ہر دور میں اس حصہ ملک کے سکون و اطمینان کو غلط طور پر پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے خود غرضیوں کے لیے سب کچھ کیا ہے بلکہ ناممکن کو ممکن بنایا ہے۔ مگر جو ان سے نہیں ہو سکا وہ عام آدمی کی بہبود و بہتری تھی!! آج بلوچستان میں ایسے ایسے علاقے بھی موجود ہیں جہاں "تھانوں" کے سوا سرکار کی کوئی ملکیت نہیں! وہاں ڈاکخانہ نہیں۔ وہاں شفا خانہ نہیں۔ وہاں بجلی نہیں۔ وہاں سڑک نہیں۔ وہاں سکول نہیں۔ وہاں بنیادی ضروریات تک مفقود ہیں۔ اب آپ ہی بتایئے کہ اگر "قومیتوں" کو "ایشیو" بنا کر ہم مناظرے کرتے رہیں تو اس سے ایک بیماری کو، ایک بھوکے کو، ایک جاہل کو، ایک بے گھر اور ایک بے پناہ کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ بس ہمیں ذرا فکر کا زاویہ درست کرنا ہوگا۔ آپ مجھے بتائیں کہ آج برطانیہ جیسے شاہ پرست ملک میں جمہوریت کا چراغ روشن ہے جبکہ دوسری طرف وہاں کھلے بندوں کمیونزم اور سوشلزم کی بھی تشہیر ہوتی ہے جو ظاہر ہے بادشاہت اور جمہوریت کے وجود تک کے دشمن ہیں۔ لیکن ان حقائق کے باوجود آج نصف صدی ہوئی ہے۔ کمیونزم کے پرچارک برطانیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ کیوں؟ اسلئے کہ اہل برطانیہ نے کمیونزم کی اصل بنیادوں کو منہدم کر دیا ہے۔ بھوک، افلاس اور جہالت کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ ہر فرد کو اس کی بنیادی ضروریات میسر ہیں۔ ایسے میں کمیونزم کی کیوں سنے گا؟ اب ذرا اپنے ملک اور بالخصوص بلوچستان کو دیکھیئے۔ یہاں بھوک، افلاس، جہالت، بیماری، ظلم و استحصال اور بدنظمی و بدامنی کی کیفیت کا اندازہ آپ اس امر سے کر سکتے ہیں کہ گذشتہ ۳۱ سال سے جن علاقوں میں انگریز سرکار نے "تھانے" تعمیر کیے تھے آج ۳۱ سال بعد بھی ہماری سرکار محض ان "تھانوں" کی محافظ بنی ہوئی ہے۔ اس نے وہاں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کچھ بھی نہیں کیا۔ حتیٰ کہ بلوچستان کے ان سرحدی علاقوں میں جہاں دوسرے ملک کے باشندے صاف نظر آتے ہوئے بھی نے حکمت کے تقاضے فراموش کئے ہیں۔ اور لوگوں کو پسماندہ رکھا ہے جبکہ ان سرحدی علاقوں میں افغانستان اور ایران کے گاؤں خوشحالی کے قابل رشک نمونے پیش کرتے ہیں۔ یہ محض ایک نفسیاتی تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، جسے بہرحال ہم نے پس پشت ڈالا ہے۔ مختصر یہ کہ آج آپ عوام کے مسائل میں دلچسپی لی جئے، ان تک براہ راست رسائی حاصل کیجئے، ان کی مشکلات کو آسان بنایئے اور پھر سب کو اجازت دیدیجئے کہ جسے جو کہنا ہے کہے اور ڈنکے کی چوٹ کہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں جس طرح آج برطانیہ میں لوگوں کو "بادشاہت" کے خلاف آواز اٹھانے اور اس ادارے کے خاتمے کے لیے جد و جہد کا حق حاصل ہونے کے باوجود وہاں کوئی فرد بھی عامتہ الناس کے خوف سے ایسا کرنے سے باز رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح پاکستان میں بھی اسلام اور پاکستان کے خلاف زہر فشانی کرنے والوں کو عامتہ الناس کا خوف روکے گا۔ بھلا آپ کیوں نہیں سوچتے کہ کمیونزم کی تشہیر بھی "عوام دوستی" کے پردے میں ہوتی ہے قومیتوں کا پرچار بھی عوام الناس کے مسائل کے حوالے سے ہوتا ہے پھر اسلام کے نفاذ اور پاکستان کے لیے ہم عوام کے مسائل کو بنیاد کیوں نہ بنائیں؟ ہم یہ کہتے ہوئے کیوں شرماتے ہیں کہ "غربت اور اسلام" "غربت اور پاکستان" ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ اگر کوئی عالمی طاقت، بلوچستان کی پسماندگی کا عذر بنا کر مداخلت کا حق حاصل کرنا چاہتی ہے اگر کوئی قومیتوں کا مسئلہ اٹھا کر حقوق کی بات کرتا ہے تو ہمیں "پرچارکوں" کو گالیاں دینے کے بجائے ان مسائل پر توجہ دینی چاہیئے۔ جن کے لاینحل پڑے رہ جانے سے آج یہ "صورت حال" پیدا ہو گئی ہے۔ خان صاحب بڑے تحمل سے دل کا ایک ایک داغ نمایاں کر رہے تھے مگر اب شام کا جھٹپٹا ہمیں ایک دوسرے سے چھپا رہا تھا...

تلخ و شیریں

شاکر بصیر پوری

کھسیانی بلی کھمبا نوچے



یارو یہ اعتراف کرتے ہوئے شرم تو بہت آتی ہے مگر کیا کریں اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے کہ ہم نے ایم اے اردو کر لیا مگر اردو کے ہی ایک محاورے کا مطلب سمجھ میں نہ آیا۔ محاورہ بھی کیا تھا چھٹی جماعت سے پڑھنا شروع کیا اور اب تک پڑھتے آئے۔ ساری دنیا پڑھتی ہے آپ بھی جانتے ہیں۔ وہ محاورہ ہے "کھسیانی بلی کھمبا نوچے"۔ ہمیں اس محاورہ پر ہزاروں اعتراض تھے۔ ہمارے نزدیک کھمبا نوچنا کیا ضروری تھا۔ آخر کوئی اور چیز کیوں نہ نوچ لے۔ ہم نے خود اپنے گھر میں بلیاں پالیں مگر کسی بلی کو کھمبا نوچتے نہ دیکھا۔ دیکھا تو کتابیں نوچتے دیکھ لیا۔ ہمارے کاغذات بھی اکثر بلیوں نے نوچ ڈالے بہت سی دوسری اشیاء انہوں نے نوچیں۔ ہمارے پڑھنے کے کمرے کو انہوں نے کبھی کبھی اپنا ڈائننگ ہال قرار دے لیا اور کبھی ریسٹ ہاؤس سمجھ لیا مگر کبھی نوچنے کے لئے کھمبے کا مطالبہ نہ کیا۔ اگر کھمبا نوچنا بلیوں کی عادت ہے تو کیا ضروری ہے کہ کھسیانی بلیاں ہی کھمبا نوچیں۔ دوسری بلیاں کیوں نہ نوچیں۔

مگر بھلا ہو ہماری محترمہ جمعیۃ العلماء پاکستان کا جس کے درون و برون کی بہت سی گفتنی و ناگفتنی باتیں ہم تک پہنچی ہیں۔ ہم بہت سی باتوں اور چیزوں کو درونِ پردہ نہیں برونِ پردہ ہی دیکھ چکے ہیں۔ انکی متاعِ بے بہا سے ہم بخوبی آشنا ہیں۔ پچھلے دنوں اس نے ہمیں یہ محاورہ اچھی طرح سمجھا دیا۔ اب ہم اس کا مطلب سمجھے جو یہ ہے۔ بلی بڑا سنجیدہ اور بزعم خویش بالبصیرت جانور ہے۔ چونکہ یہ بہت چالاک ہے اس لئے یہ اپنے آپ کو اعظم بلکہ سواد اعظم خیال کرتی ہے اور اپنے آپ کو ہر وقت عظیم منوانے کی آرزومند رہتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب اس کی عقل کی بات میں سے عقل نور دین کی معرفت بھی نظر نہ آئے اور لوگ اسے احمق قرار دیدیں تو اس کے کھسیانہ ہونے کا مقام ہے۔ اب جب یہ کھسیانی ہو گئی تو یہ اپنی عظمت کے منوانے کے لئے بہت کچھ کریگی بہت سی چالاکی کا مظاہرہ کرے گی۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب اس نے بڑی بات کا مظاہرہ کرنے کا پروگرام بنا ہی لیا تو یہ کسی بڑی چیز کو اپنے پنجوں سے نوچ کر تباہ و برباد کرے گی۔ اس کے لئے یہ کسی بڑی شے پر ہاتھ ڈالے گی کھمبا چونکہ اس سے قد میں کہیں زیادہ بڑا ہوتا ہے اس لئے اس کا حملہ کھمبے پر ہی ہوتا ہے چنانچہ جب کھمبا اسکی زد میں آتا ہے تو اور نہ سہی کم از کم اس بلی کی رفعتِ خیال کو ضرور داد ملتی ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ ایک مرد فقیر جس کی بارگہ درگہ میرود زیر نہیں تھی جو دل و دماغ کی عظیم قوتوں کا مالک تھا ۔ روزے رکھتا تھا اور عبادت کرتا تھا۔ لوگوں کو کلمے نماز کی سنت کی طرف لگانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اسکا نام الیاس تھا۔ الیاس راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کرنیکا استعارہ بھی ہے۔ بہرحال اس الیاس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف لگا دیا۔ دین کی دعوت دینے والے ہزاروں نہیں لاکھوں لوگ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی رائے ونڈ میں جمع ہوئے ہیں۔ دنیا بھر میں یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ یہ اجتماع حرمین شریفین میں حج کے بعد دوسرا عظیم ترین اجتماع ہوتا ہے مگر اب محترمہ جمعیۃ العلمائے پاکستان کے خوبصورت لیڈروں کی بصیرت یا بصارت یا کم از کم عقل کی کمزوری دیکھیے کہ وہ ملتان میں ہونے والی سنی کانفرنس کو حج کے بعد دوسرا عظیم اجتماع قرار دینے کے لئے ڈھول پیٹ رہے ہیں ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ ضرب المثل پورے اہتمام کے ساتھ بھلا دی ہے۔

ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اس پر بس کر دیتے تو بات بھی تھی یہ بھی مطالبہ ہونے لگا کہ سپیشل ٹرینیں چلائی جائیں خدا جانے کس لئے۔ اگر مسافر زیادہ ہوں تو ایسے کسی مطالبے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بہرحال یہ سب باتیں وہ نشانیاں ہیں جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے جسکا نتیجہ آغاز میں بیان ہو چکا ہے یعنی

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

اس پر مزید در فطنی یہ بھی چھوڑ رہے ہیں کہ پروگرام براہ راست ٹیلی کاسٹ بھی کیا جائے۔ آخر ریڈیو پاکستان کے پاس گانے والوں کی کمی ہرگز نہیں جو جمعیت العلمائے پاکستان کے مقررین کی خدمات سے استفادہ کیا جائے۔ بہرحال ان کی تقریروں میں چھوڑی گئی در فطنیاں ایک مخصوص اور محدود حلقہ تو صبر و شکر کر کے سن لے گا پوری قوم کیسے سنے گی۔ ان لوگوں کو ریڈیو سیٹوں سے کیا بیر ہے جو وہ اپنے مقرروں کے ہاتھوں بلکہ زبانوں سے سنائے ہوئے لوگوں کے ہاتھ ریڈیو سیٹ تباہ کرانا چاہتے ہیں۔

اب بات دور کی نہیں آج کل میں جمعیۃ العلمائے پاکستان کو اپنے سواد اعظم کے مفہوم خود ہی معلوم ہو جائیں گے ہم تو ان کی خدمت میں اتنا عرض کئے دیتے ہیں ؎

سورج چڑھا تو دیکھنا اپنے آپ کو
پیروں میں تیرا سایہ سمٹ کر بھی آئیگا۔

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر

عورت کا شرعی مقام کیا ہے؟

شمع انجمن! یا چراغ خانہ

نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ آج اسلامی شعار بھی زیر بحث ہیں۔ کوئی نماز، روزے سے انکاری ہے کوئی حج وزکوٰۃ کا منکر ہے اور کوئی قربانی و پردے کے خلاف ہے۔ تقریباً دلائل سب کے ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ان کی تاویلات بلکہ تحریفات کے بے معنی دلائل اور انیصی بحث دیکھ کر ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی مثلاً آخر الذکر شعار اسلامی پردہ کے متعلق جب "یہ صاحب" لوگ کہتے ہیں کہ یہ انسانی مساوات کے خلاف ہے۔ آزادیٔ نسواں کا دشمن ہے۔ عورتوں کی تندرستی کا مخالف ہے۔ عورت کی ترقی و تعلیم کے منافی ہے تو حیرانی ہوتی ہے کہ اس طرح کے الزامی سوالات ایک غیر مسلم تو اپنی کج روی کے باعث جاری رکھ سکتا ہے۔ مگر تعجب ہوتا ہے جب کوئی مسلم دانشور بھی یہی بہانے تلاش کرنے لگے اور ذہن میں معاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان سوالوں کے مصنفین قرآن وحدیث بلکہ تاریخ تک کو جھٹلا کر ملک و ملت کی کون سی خدمت سر انجام دے رہے ہیں؟ کیا خیر القرون کی پاک اور مقدس بیبیاں ان اوصاف کی حامل نہیں تھیں؟ نیز کیا واقعی پردہ کرنے سے عورتوں کی تندرستی پر کوئی برا اثر پڑ سکتا ہے؟ اس سوال کا شافی اور ٹھوس جواب اگر مطلوب و مقصود ہو تو کسی قریبی کلینک سے اعداد و شمار معلوم کر لیجئے کہ کلینک میں تقریباً اسی فیصد بے پردہ خواتین خطرناک نسوانی بیماریوں میں مبتلا ہو کر آتی ہیں اور بیس فیصد پردہ دار خاتون۔ کیا ہی کسی نے سچ کہا ہے کہ اگر ایمان قائم ہو تو پردہ میں بھی سب کچھ ممکن ہے۔ ہاں اگر تندرستی کے یہ معنی ہیں کہ شوہر میاں مصروف فکر معاش میں نہار منہ گھر سے چلا جائے تو بیوی، بچوں کو ٹاپے میں بند کر کے اور یک عطر کی شیشی کا ستیاناس کر کے گھر سے ہوا ہو جائیں۔ نہ عزیزوں سے واسطہ نہ محلے کے گھروں سے واسطہ یکے بعد دیگرے آزاد دوستوں کی مزاج پرسی کی۔ کلب میں جا کر کھیلا۔ بازار پہنچیں دلال پیچھے لگ گئے "بائی جی کیا خریداری ہے؟ پاوڈر خریدا۔ سیٹ لیا پکچر دیکھی۔ واپسی پر خاوند صاحب کے لئے حقے کا تمباکو یا حسب مراتب سگرٹ کی ڈبی لے کر گھر آگئیں۔ اگر خاوند نے کسی موڈ میں آ کر وجہ دریافت کر لی تو بیگم صاحبہ نے انجمن آزادی نسواں" کی روئداد سنا دی۔ گرل اسکول یا کالج کے معائنہ کی کیفیت بیان کر دی اور پردہ دار خواتین کی قسمت پر اظہار افسوس کیا۔ بیوی کی اس روشن خیالی پر شوہر محترم کی باچھیں کھل گئیں۔ کیا یہی تندرستی ہے؟ اور اسی کا نام ترقی و تعلیم یا آزادیٔ نسواں ہے؟

آزادی نسواں:

آزادیٔ نسواں کا نعرہ ایک ایسا خطرناک چور دروازہ ہے جس سے الحاد، بے دینی اور بدکاری کو خوب راہ ملتی ہے ورنہ اسلام میں بھی عورت کو اس طرح قید نہیں کیا گیا جیسا ان یورپ گزیدہ اصحاب کا خیال ہے۔ ان یورپین ملکوں میں آزادیٔ نسواں کی لادین تحریک یا پاکستان کے بھٹو دور میں "ہفتۂ خواتین" کی تحریک تو سمجھ میں آتی ہے کیوں کہ بقول کسی کے یورپ اور امریکہ وغیرہ نے آزادیٔ نسواں کی تحریک مذہب کی قربت رکھی ہے اور بھٹو دور میں ہفتہ خواتین بدکاری کو فروغ دینے کے لئے عمل میں لایا گیا تھا۔ مگر اب موجودہ وقت میں یہ عریانی و نیم عریانی سے کھلی بازاروں میں عورتوں کے گروہ در گروہ کیوں؟ اور کس لئے یہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ مسلمان کا ایمان ہے کہ رزاق رب قدوس ہے اور رزق زمین میں نہیں آسمان میں ہے وفی السماء رزقکم اور یورپ وغیرہ اس فکر میں ہے کہ اولاد ہمارے منہ کا نوالہ چھین کر کیوں کھائے۔ قرآن پاک کی تعلیم کہ ولا تقتلوا اولادکم من خشیۃ املاق اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے نرزقکم وایاھم ہم ہی رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو۔ اور یورپ و امریکہ کی اعلیٰ تہذیب ناچنا تھرکنا۔ گانا۔ ایکٹ کرنا وغیرہ وغیرہ اور قرآن مجید کی تعلیم ولا یضربن ... تا من زینتھن عورتیں پیر مار کر نہ چلیں کہ ان کی مخفی زینت ظاہر ہونے لگے۔ افسوس و صد حسرت کہ جس عورت کو صرف زمین پر پیر مارنے کی اسلام نے عام حالت میں بھی اجازت نہیں دی تھی آج سینماؤں اور دیگر پرائیویٹ محفلوں میں گھنگھرو پہن کر ناچ رہی ہے۔ (اللہ ہی بچائے) یورپ اور دیگر مغربی ممالک میں عورتوں کا یہ دعویٰ کہ ہم مردوں پر حکومت کریں اور قرآن مجید کی تعلیم کہ الرجال قوامون علی النساء اس لئے ان بے دین ملکوں میں بے دینی کو فروغ دینے کے لئے آزادیٔ نسواں کی تحریک

ضروری ہے اور ہم مسلمانوں کے لئے بفرمان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کی پابندی ضروری ہے۔ یہاں مجھے خطیب پاکستان سفیر اسلام حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی مرحوم کی وہ حکایت یاد آرہی ہے جو مرحوم اکثر اپنے مواعظ حسنہ میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں ٹرین میں ایک طویل سفر کر رہا تھا اور میرے سامنے والی سیٹ پر ایک ترقی یافتہ شکل وصورت کا ایک صاحب بھی فروکش تھا۔ دوران سفر اس صاحب نے دریافت کیا کہ مولانا پردہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا بھائی میرا خیال کیسا بس وہی جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہے کہ "پردہ ضروری ہے" تو اس نے جواباً ارشاد فرمایا کہ مولانا صاحب! پردہ کے متعلق آپ کو نئے ماحول کے مطابق غور کرنا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ آدمی کو کنٹرول کرنا چاہیئے۔ یہ پردہ تو صرف قدامت پرستی ہے اور بس حضرت قاضی صاحب مرحوم بھی اللہ والے تھے اور خوب حاضر جواب۔ فوراً آپ نے اپنے بکس سے ایک لیموں نکال کر چاقو سے اسے کاٹا اور اسی صاحب سے دریافت کیا کہ صاحب سچ سچ بتائیے آپ کے منہ میں پانی تو نہیں بھر آیا؟ اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ مولانا صاحب واقعی میرے منہ میں پانی آگیا ہے! تو آپ نے اسے کہا کہ محترم چاقو میرا لیموں میرا اور اسے میں نے ہی کاٹا ہے۔ کیا یہ قدامت پرستی نہیں کہ آپ کے منہ میں پانی آگیا اور طبیعت پر کنٹرول نہ ہو سکا۔ پھر فرماتے بھائی تم ایک پاؤ گوشت خریدتے ہی اسے ڈھانپ کر لے جاتے ہو کہ گوشت کا کوئی ٹکڑا کوا اور چیل وغیرہ اٹھا کر نہ لیجائے مگر یہ اڑھائی من کی لاش؟ کیا اس کو ڈھانپنے کی ضرورت نہیں تاکہ اس پر بھی حسب مرتبہ کوئی کوا یا چیل وغیرہ حملہ آور نہ ہو سکے۔ سوچنے کی بات ہے کہ آزادئ نسواں کی رٹ تو ہم ایک مدت سے سنتے آرہے ہیں اور پردہ دار خواتین کو بدنصیب کہتے ہوئے بھی ایک عرصہ گذر گیا ہے مگر تا حال آزاد بیگمات نے کون سا قلعہ فتح کر لیا ہے۔ ہاں اگر ہزاروں میں سے کوئی ایک دو عورتیں اپنی وجہ معاش پر قادر بھی ہیں تو وہ امور خانہ داری اور تحفظ اولاد سے نابلد اور محروم ہیں حالانکہ مؤخر الذکر دونوں امور ان کے فرائض میں داخل ہیں ویسے بھی جس آزادی کی رٹ لگائی جارہی ہے اس کی انتہا جانوروں پر جاکر ختم ہوتی ہے بتول کے نہ مذہب کی پابندی نہ نکاح کی قید نہ وراثت کا جھگڑا۔ نہ حرام وحلال کا خوف۔ نہ لباس کی الجھن نہ ستر کا لحاظ۔

عورت کا شرعی مقام کیا ہے؟

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ نے اپنی ایک خاص مجلس میں ارشاد فرمایا تھا کہ جب انگریز ہندوستان کو غلام بنانے کی فکر میں تھا تو ان دنوں بطور آزمائش اس نے اپنی وحشت اور درندگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے ایک دیہات سے چند پردہ مسلم خواتین کو اپنے قبضہ میں کر لیا پھر ان کی غیرت کی آزمائش کے لئے انہیں حکم دیا کہ "پردہ اتار دو' ورنہ تمہارے دودھ پیتے بچوں کو تمہارے سامنے ہی ذبح کر دیا جائے گا" مگر ہماری ان غیور ماؤں نے بڑی جرأت اور حقارت سے ان کو جواب دیا کہ تم جو چاہو کر ڈالو مگر یہ پردہ جو کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے' فرمان خداوندی ہے اسے کسی صورت نہیں اتارا جائے گا۔ ہمارے بچوں کے ساتھ بھی آپ جو چاہیں وہی رویہ اختیار کریں مگر پردہ کا تحفظ ہر قربانی دے کر کیا جائے گا۔ پھر انگریز ظالم نے ان معصوم بچوں کو ان غیور مسلم ماؤں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر انہوں نے پردہ نہ اتارا۔ بس یہی ایک مسلم عورت کا شرعی مقام ہے۔ پھر اس کے بعد مسلمانوں نے بھی جوابی حملہ کیا اور انگریزوں کی عورتوں کو گرفتار کر لیا پھر ان کو حکم دیا [illegible] اتار دو۔ مگر انہوں نے اس خوفناک منظر کے مدنظر نیکریں ہی اتار دیں۔ اس کے بعد انگریز [illegible] ہمیشہ ہی مسلمانوں کا تعاقب کرتی رہی حتیٰ کہ مسلم خواتین (نام نہاد مسلم خواتین) کو برہنہ کر دیا مگر ان کو احساس تک بھی نہ ہوا۔ اسکس پس منظر کے بعد پردہ کے خلاف جو تحریک بھی اٹھتی ہے وہ انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے ہی ہوا کرتی ہے جس میں یہ ترقی یافتہ حضرات خود اور اپنی خواتین کی معرفت مطالبہ کرتے ہیں کہ پردہ اسلام کے خلاف ہے (اللہ اکبر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

المرءۃ عورۃ فاذا خرجت
استشرفها الشيطان. (ترمذی شریف)

یعنی عورت پوشیدہ رہنے کے قابل ہے۔ وہ جب ہی باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ اب ایک طرف یہ فرمان مقدس ہے اور دوسری طرف وہی چونکہ چنانچہ آئیں بائیں شائیں اور بس۔

لاہور سے میرے ایک بزرگ رقمطراز ہیں کہ آپ کے رحیم یار خان میں یا اس کے گردونواح میں تو فحاشی وعریانی کے بارے میں کوئی معلومات نہیں مگر ہمارے لاہور میں عریانی' بدکاری اور فحاشی کے اڈے بڑھ رہے ہیں۔ عریاں نیم عریاں اور ننگے بازو کے ساتھ عورتیں ایسا مظاہرہ کر رہی ہیں جیسے کہ ان کا خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی نہ ہو یا مسلم حکومت کا کوئی ایسا قانون نافذ نہ ہو جس سے اس عریانی کو چیلنج کیا جاسکے۔ ایسے حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ ایسے کپڑوں کی برآمدگی پر پابندی عائد کرے۔ معاشرہ کے لئے پردہ سب سے اہم ہے بلکہ اذیت کا ستی ہے۔ عورت جیسا کہ نام سے واضح ہے عورت ہے۔ اس کو اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں نا کہ مردوں کے فرائض جیسا کہ آج کل شکل وصورت کے لحاظ سے بھی تمیز مٹتی جارہی ہے بقول صاحب

مُنڈا داڑھی مونچھ میں بیوی بنا
رکھا کر پٹے وہ میاں ہو گئی

پردہ کی اہمیت سے انکار صرف ہوا وہوس کے پجاری ہی کر سکتے ہیں جن کو حقیقت میں نہ اسلام سے کوئی دلچسپی ہے نہ اصلاح معاشرہ سے کوئی تعلق بس صرف "میں نہ مانوں" کے جراثیم کی پیداوار ہیں ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کس قدر سخت ہے کہ:

لعن اللہ الناظر والمنظور

لعنت کرے اللہ دیکھنے اور دکھانے پر بھی

کہ حضرت عبداللہ بن ام کلثومؓ جو کہ نابینا صحابی تھے آپؐ حرم نبویؐ میں تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "پردہ کر لو"۔

ازواج مطہرات نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس ھو اعمیٰ لا یبصرنا۔ ابن ام کلثومؓ تو نابینا ہیں وہ ہمیں کیا دیکھ سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہاری آنکھیں تو ہیں اور تم ان کو دیکھ سکتی ہو"۔

سبحان اللہ کیا احتیاط ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ بخاری شریف میں حضرت ابی ہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث ہے جس میں فرمایا

ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ
من الزنی ادرک ذالک لامحالہ

ابن آدم کے ذمہ جو لکھ دیا گیا ہے وہ اس کو ضرور حاصل کر رہے گا۔

فرمایا فزنی العین النظر۔ وزنی اللسان المنطق ۔ والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذالک ویکذبہ

او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اہل فہم ادنیٰ تامل سے سمجھ سکتے ہیں۔ بغرض توضیح ہم بھی اس حدیث کا خلاصہ عرض کئے دیتے ہیں۔ "وہو ہذا" آنکھ دیکھ کر زنا کرتی ہے زبان کلام کرے، ہاتھ مس ہو کر۔ قدم اٹھ کر اور پھر فرج اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب عورت خوشبو لگا کر نکلتی ہے تو نامحرموں کی آنکھیں اس سے زنا کرتی ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

لا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ

زنا کے قریب بھی مت پھٹکو یہ بے حیائی اور بدترین راہ ہے۔

اکبر الہ آبادی مرحوم نے کیا ہی خوب حقیقت کی ترجمانی فرمائی ہے ؎

کیا گزری جو اک پردے کے عدو روکے
پولیس سے کہتے تھے
عزت بھی گئی، دولت بھی گئی، بیوی بھی گئی
زیور بھی گیا

اس لئے ہماری دیانت دارانہ رائے ہے کہ عورت کو شمع انجمن بن کے اپنی بے آبروئی نہیں کرنی چاہیئے، بلکہ عورت کو اپنی فطرت کے عین مطابق چراغ خانہ بن کر اپنے گھر کو منور اور روشن رکھنا چاہیئے تاکہ اس گھر میں کسی قسم کا اندھیرا نہ پھیلے۔ کفر کا اندھیرا۔ شرک کا اندھیرا۔ بے دینی اور الحاد کا اندھیرا اور بدکاری کا اندھیرا۔

آخر میں حکومت کو بھی میں اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اسلامی قانون کے نفاذ میں پردے کو اہمیت اور اولیت دے کیونکہ تمام برائیاں یہیں سے جڑ پکڑ کر شجر ملعونہ کی صورت اختیار کرتی ہیں۔ ہماری حکومت اپنی پہلی فرصت میں اس طرف توجہ دے تو معاشرہ پاک وصاف ہو سکتا ہے اور برائی اور فحاشی کی جڑ کٹ سکتی ہے جہاں سے شیطنیت کو فروغ مل رہا ہے اس لئے کہ

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اور بقول اقبالؒ ؎

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر
لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

شہر شہر سے — ترتیب: قمر ہاشمی

حضرت دین پوری روحانی پیشوا ہونے کے باوجود ایک عظیم سیاستدان بھی تھے۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان

تحریک آزادی میں حضرت دین پوری نے اہم کردار ادا کیا ہے : مولانا محمد بشیر اختر

راشی افسروں کو معطل کر کے ان کی جائیدادوں کی تحقیقات کرائی جائے : مولانا شفیق

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مجاہد ملت حضرت مولانا غلام ربانی کی زیر سرپرستی درگاہ عالیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے سلسلہ میں تعزیتی جلسہ عام ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خان کے جنرل سیکرٹری مولانا رشید احمد لدھیانوی نے حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ دین کی سر بلندی اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی فرماتے رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جمعیۃ کی تنظیمی صورتحال کو بہتر بنانا چاہیئے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے سیکرٹری اطلاعات حضرت مولانا بشیر اختر الہ آبادی نے حضرت دین پوریؒ کی زندگی کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی کوئی پریشان حال آدمی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو خوشی و مسرت کے ساتھ واپسی میں لوٹتا۔ دین پور شریف ایک عظیم روحانی مرکز ہے اور حضرت مولانا عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریک آزادی اور تحریک ریشمی رومال میں اہم کردار ادا کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا سید منظور احمد شاہ حجازی نے کہا کہ ابھی حضرت بنوریؒ کی وفات کا زخم باقی تھا تو پھر یہ عظیم صدمہ کہ حضرت مولانا عبد الہادی صاحب اس دار فانی سے جدا ہو گئے ہیں۔ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بڑھاپے اور بیماری کے باوجود پاکستان کے تمام سجادگان سے ملاقات کر کے مرزائیوں کے خطرناک عزائم سے آگاہ فرمایا اور آج ہم بھی رب کعبہ کی قسم اٹھاتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ ہمیں جس راہ پر کھڑا کر گئے ہیں اس پر ڈٹے رہیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملا کر دم لیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے ناظم مولانا قاری حماد اللہ شفیق نے کہا کہ حضرت دین پوریؒ کی وفات پورے عالم کی وفات ہے۔ حضرت مرحوم کے ساتھ عوام اور خواص کو جو عقیدت تھی اس کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور کہا کہ ہمیں ضلعی انتظامیہ سے کچھ گلے اور شکوے بھی ہیں کہ تحصیل لیاقت پور کی انتظامیہ پیپلز پارٹی کے حاجی سیف اللہ اور جمال کوریجہ کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ ان راشی افسروں کا محاسبہ کیا جائے۔

انہوں نے ضلعی انتظامیہ کو خبردار کیا کہ آئندہ جمعیۃ اور قومی اتحاد کے ورکروں کو ناجائز تنگ کیا گیا تو اس کے نتائج کے ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

جلسہ عام میں مہمان خصوصی شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب نعروں کی گونج میں تشریف لائے اور خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ عظیم روحانی پیشوا ہونے کے باوجود عظیم سیاستدان تھے۔ حضرت دین پوری مرحوم کو اکابر علماء کے ساتھ انتہائی محبت تھی۔ آپ کے سامنے جب بھی انگریز کے باغیوں کا ذکر ہوتا تو آپ خوشی و مسرت کا اظہار فرماتے اور جب بھی انگریز کے ٹوڈیوں کا ذکر ہوتا تو آپ کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار ہوتے تھے۔ حضرت دین پوریؒ تحریک آزادی کے عظیم مجاہد تھے۔ انہوں نے تحریک ریشمی رومال میں اہم کردار ادا کیا اور تحریک نظام مصطفےٰ میں بھی۔ جمعیۃ علماء اسلام اور اکابر علماء اور قائد جمعیۃ کے لئے خصوصی دعائیں فرماتے رہتے۔ حضرت دین پوریؒ نے شرک و بدعت کے خلاف بھی جہاد کیا۔ جلسہ عام میں سکھر کے ممتاز عالم دین مولانا قاری خلیل احمد صاحب اور مولانا عبد الرحمٰن صاحب نادم نے بھی خطاب کیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ :

ممتاز صحافی "کاروان احرار" کے مصنف اور جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات الحاج مرزا غلام نبی جانباز نے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جمعیۃ کے تنظیمی ڈھانچہ کو مضبوط بنانے کے لئے رکن سازی کی حالیہ مہم میں بھرپور دلچسپی لیں اور جماعتی پروگرام سے اتفاق رکھنے والے افراد کو جمعیۃ کا ممبر بنائیں۔ مرزا غلام نبی جانباز جمعیۃ

کے مقامی ناظم صوفی محمد صدیق عتیق کی رہائش گاہ پر جمعیۃ کے کارکنوں سے باتیں کر رہے تھے۔

اس موقع پر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کے ممتاز رکن الحاج مولانا محمد عمر لدھیانوی، جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کے امیر حاجی عبدالکریم، ناظم اعلیٰ احمد یعقوب چوہدری جمعیۃ کے مقامی رہنما حاجی گل محمد، مولانا پیر محمد صدیق لدھیانوی، ظفر اقبال پاشا، مولانا محمد اکرم قاسمی اور حافظ مہر محمد کے علاوہ دیگر کارکن بھی موجود تھے۔

ضروری اعلان

استاذ القراء قاری المقری قاری محمد شریف صاحب بانی و مہتمم دار القراء ماڈل ٹاؤن، لاہور پر ہفت روزہ ترجمان حق بنوں ایک عظیم الشان نمبر شائع کر رہا ہے جو عنقریب منظر عام پر آئے گا۔ لہذا حضرت قاری صاحب کے تمام شاگردوں اور متعلقین سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ قلمی تعاون فرما دیں۔

ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان حق

منڈی نیگراں - بنوں

ضلع گجرات:

گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات کا اجلاس بمقام جامعۃ الامینیہ نزد جنرل بس سٹینڈ گجرات منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت امیر ضلع سید بشیر احمد شاہ صاحب نے کی اور اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت قاری حبیب الرحمن نے کی۔ تلاوت کے بعد جمعیۃ ضلع گجرات کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالرؤف نے جمعیۃ کو ضلع گجرات میں مزید منظم کرنے پر زور دیا اور حکومت کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد حضرت مولانا قاری محمد اختر صاحب قاری محمد خلیل صاحب۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب۔ حاجی ارشاد احمد صاحب ہاشمی، مولانا قاری عطاء الرحمن صاحب نے بھی اجلاس سے خطاب کیا اور ان حضرات نے تعاون کا یقین دلایا۔

ڈھیری:

موضع ڈھیری بٹ خیلہ ملاکنڈ ایجنسی کے درج ذیل افراد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی اور انتخاب عمل میں آیا۔

صدر : شہزادہ خان
نائب صدر : احمد خان
جنرل سیکرٹری : سعید خان
جوائنٹ سیکرٹری : محمد کریم خان
نشر و اشاعت : محمود خان
خزانچی : محب اللہ خان

شاہدرہ لاہور

گذشتہ دنوں دفتر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتفاق کالونی عزیز کالونی اسلام نگر شاہدرہ لاہور کا اجلاس زیر صدارت جناب میاں محمد حنیف صاحب قائمقام صدر لاہور منعقد ہوا اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن شریف سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں جناب پیر فرید احمد صابری صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام دفتر ہذا نے جناب میاں صاحب سے اہل آبادی کی تکالیف بیان کیں اور ایک درخواست برائے صفائی علاقہ، سٹریٹ لائٹ نصب کئے جانے اور گلیاں مرمت و گلیاں پختہ کئے جانے وغیرہ میاں صاحب نے وصول کی اور احکام جاری کرانے کا وعدہ فرمایا نیز دفتر رجسٹریشن کا مطالبہ کیا جو منظور فرمایا گیا۔ میاں صاحب نے کارکنوں کو ہدایت فرمائی کہ رکن سازی کا کام جلد شروع کیا جائے۔

دار العلوم ترتیل القرآن:

دار العلوم ترتیل القرآن جامع مسجد نیو گرین مارکیٹ پشاور میں آج مدرسین و طلباء کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مہتمم قاری شیر زمان امیر نے کی۔ اجلاس کا آغاز ناظم مدرسہ قاری احسان الحق کے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس سے نئے تعلیمی سال کا افتتاح کرتے ہوئے قاری شیر زمان امیر نے علم قرأت اور حفظ قرآن کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں قاری شیر زماں امیر نے مجاہد اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی صحت یابی کے لئے دعا مانگی۔

انتخاب قومی اتحاد:

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پاکستان قومی اتحاد ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سالانہ انتخابات میں مفتی محمد الانصاف (جماعت اسلامی) کو صدر اور احمد یعقوب چودھری (جمعیۃ علماء اسلام) کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ دیگر عہدیدار حسب ذیل ہیں:-

سینئر نائب صدر : آغا اللہ دتہ اصفہانی (خاکسار تحریک)
جونیئر نائب صدر : ملک خوشی محمد (پاکستان مسلم لیگ)
جوائنٹ سیکرٹری : کیپٹن محمد حسین (آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس)
پبلسٹی سیکرٹری : ناصح سرہندی (پی۔ ڈی۔ پی)
خزانچی : ڈاکٹر عمر دین (پی۔ ڈی۔ پی)

ارکان مجلس عاملہ:-

حاجی ملک گل محمد (جمعیۃ علماء اسلام)
مولوی نور الدین کشمیری (آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس)
اللہ دتہ (خاکسار تحریک)
مفتی ضیاء الدین (جماعت اسلامی)
اختر اقبال کاہلوں (پاکستان مسلم لیگ)

اظہار تعزیت:

بزم شیخ الہند اکاڑہ و جمعیۃ علماء اسلام کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں پاکستان قومی

اتحاد ضلع ساہیوال کے صدر حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی نے حضرت دین پوری رح کے حالات پر روشنی ڈالی اور بزم شیخ الہند کے سرپرست حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب نے حضرت کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی اور
پیپلز پارٹی کی غنڈہ گردی کو ختم کیا جائے۔

گذشتہ جمعہ جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا کا پندرہ روزہ اجلاس مولانا روشن دین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں جماعتی امور پر غور کیا گیا اور ملک میں اشیائے صرف کی گرانی اور سیمنٹ کی نایابی پر اظہار تشویش کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت جلد از جلد اشیائے صرف کی گرانی اور سیمنٹ کی نایابی کا سدباب کرے نیز پیپلز پارٹی اور لادینی قوتوں کی طرف سے طے شدہ پروگرام کے تحت غنڈہ گردی اور انارکی کو ختم کیا جائے۔ آخر میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹیکسلا سید محمد حسین شاہ بخاری اور خازن کے لئے جناب محمد مطلوب صاحب بھٹی کا انتخاب جدید کیا گیا۔

نظام خلافت راشدہ
کا فوراً نفاذ کیا جائے؛

ٹیکسلا کی مختلف مذہبی تنظیموں مجلس تحفظ حقوق اہل السنت والجماعت، انجمن محبان رسول ﷺ، انجمن شان اسلام اور انجمن غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد کیا گیا جس میں دیگر مسائل کے علاوہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں فوراً خلافت راشدہ کے نظام کو نافذ کرکے قوم کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا جائے نیز خلفاء راشدین کے ایام کو سرکاری طور پر منایا جائے اور ان دنوں میں ملک میں عام تعطیل کی جائے۔

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ دینیات کے نصاب سے صحابہ کرام رض اور خلافت راشدہ کے حصوں کو خارج کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ دینیات کے نصاب میں صحابہ کرام رض کے حالات کو شامل کرکے نئی نسل کو اسلاف کے حالات سے آگاہ کیا جائے۔

پیر گوٹھ؛

گذشتہ دنوں دفتر جمعیۃ علماء اسلام پیر گوٹھ بعد از نماز مغرب زیر صدارت جناب مولانا نیک محمد صاحب گلال ایک اہم میٹنگ بلائی گئی جس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے:۔

جمعیۃ علماء اسلام شاخ پیر گوٹھ کی طرف ہر ماہ کے بعد ایک تبلیغی و اصلاحی جلسہ منعقد کرانا۔

پیر گوٹھ اور گرد و نواح میں ممبر سازی کا کام تیزی سے شروع کرنا۔

سالانہ فنڈ احسن طریقے سے جمع کرنے کی کوشش کرنا۔

کاروائی اجلاس جمعیۃ علماء اسلام
تحصیل خانپور، ضلع رحیم یار خان؛

مورخہ ۳۰ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ زیر صدارت حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب خلف الرشید سجادہ نشین درگاہ عالیہ دین پور شریف منعقد ہوا، مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان نے اجلاس میں مختصر ایجنڈا پیش فرمایا۔ ممبر سازی اور علاقائی مسائل پر غور کیا گیا۔ علاقائی مسائل کے لئے تحصیل کا صدر دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جماعتی احباب کے مسائل حل کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی۔ ارکان حسب ذیل ہیں:۔

میاں خلیل احمد صاحب دین پوری
مولانا حاجی مطیع الرحمن صاحب درخواستی
میاں اللہ ڈیوایا صاحب
حاجی منظور احمد صاحب
محمد سلیمان صاحب

علاقائی کمیٹیاں حسب ذیل ہیں:

علاقہ چاچڑاں؛
میاں ریاض احمد صاحب دین پوری، دوان کے معاون ان کی صوابدید پر

علاقہ ظاہر پیر؛
مولانا منظور احمد صاحب، حاجی اللہ بخش صاحب

علاقہ غوث پور:
میاں اللہ ڈسایا صاحب دو انکی صوابدید پر

علاقہ ججہ عباسیاں،
قاری غلام رسول صاحب، دو انکی صوابدید پر

کوٹلہ پٹھان:۔
جام عبدالعزیز صاحب، جام عزیز احمد صاحب
منشی بقا احمد صاحب

علاقہ ترنڈا مولویان موضع ماہل
مولانا عبدالکریم صاحب، مولانا اللہ داد صاحب

علاقہ سہجہ
حاجی احمد بخش صاحب۔ جام فتح محمد صاحب
جام محمد رمضان صاحب

یونین کونسل لاٹکی مڈ کالو
حکیم اللہ دین صاحب رئیس عبدالغنی صاحب
ماڑی اللہ بچایا مولانا حافظ نذر محمد صاحب
میاں اللہ ڈیوایا صاحب
باغ و بہار ماسٹر بشیر احمد صاحب
عباس علی شاہ صاحب

علاقہ مڈ بھورا
جام عبدالقادر صاحب، جام حبیب اللہ صاحب
حافظ عبدالستار صاحب

علاقہ جھیٹہ بھٹہ
مولانا اللہ بخش صاحب چک ۶۳ عباسیہ
چوہدری محمد انور صاحب

یونین کونسل دین پور شریف؛
میاں عبدالرحمن صاحب، حافظ محمد بخش صاحب
جام عبدالکریم صاحب

علاقہ نواں کوٹ؛
حاجی نواب الدین صاحب، راؤ محمد حنیف صاحب
ممبر سازی کے لئے بھی یہی کمیٹیاں کام کریں گی۔

شاہدرہ، لاہور؛

لاہور۔ ۶ اکتوبر۔ بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شاہدرہ کا ایک اجلاس میاں محمد حنیف صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں جنرل سیکرٹری

محمد سراج الدین نے ایجنڈا پیش کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ جوق در جوق جمعیۃ کی رکنیت اختیار کریں۔ نیز انہوں نے حاضرین سے پرزور اپیل کی کہ وہ جمعیۃ کے ہفتہ وار اخبار ترجمان اسلام کو زیادہ سے زیادہ خریدیں۔ چنانچہ ان کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے بہت سے افراد نے ترجمان اسلام خریدنا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں جمعہ کو جمعیۃ کے اجلاس منعقد کیا کریں اور لوگوں کے مقامی مسائل حل کرنے کے لئے پرخلوص کوشش کریں۔ نیز کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ عوام کے ساتھ نزدیکی روابط قائم کرکے انہیں ممبر بنائیں اور متحد ہو کر اسلام اور حکومت کے دشمنوں کے عزائم خاک میں ملا دیں۔

علاوہ ازیں میاں صاحب نے مختلف حلقوں کے علیحدہ علیحدہ مسائل سنے اور انہیں ان کے حل کے لئے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ضلع وہاڑی کی ممتاز سیاسی اور
سماجی شخصیت ڈاکٹر عبدالرشید
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی
جمعیۃ علماء اسلام کی شمولیت:

وہاڑی، گذشتہ دنوں ضلعی دفتر میں استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب کے اعلیٰ کردار اور سیاسی تدبر اور جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے اخلاص سے متاثر ہو کر باقاعدہ جمعیۃ میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا جمعیۃ ہی ملک کی ایسی سیاسی جماعت ہے جس کے فیصلے مدبرانہ اور مثبت ہوتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کے صدر مولانا حافظ عبدالرحیم نعمانی صاحب۔ ضلعی جنرل سیکرٹری قاری محمد طیب، بوریوالہ کے جنرل سیکرٹری۔۔۔ راؤ ارشاد احمد۔ [illegible] ی کے راہنما مولانا عبدالستار صاحب، حافظ شبیر احمد، راؤ محمد امین حاجی قمر الزمان چوہدری انور علی سفیر نے ڈاکٹر صاحب کی جمعیۃ میں شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر صاحب جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کرکے جمعیۃ میں شامل ہوئے ہیں۔

این۔ ڈی۔ پی سے علیحدگی
جمعیۃ میں شمولیت:

بوریوالہ۔ این۔ ڈی۔ پی بوریوالہ کے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد اسلم سلیم نے این۔ ڈی۔ پی سے علیحدگی اختیار کرکے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ این۔ ڈی۔ پی کی قومی اتحاد سے علیحدگی اور بزنجو کا چار قومیتوں کا نعرہ دونوں اس وقت ملک کی سلامتی کے لئے خطرے کے مترادف ہیں۔ ایسے حالات میں ملک کو اتحاد کی زبردست ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا اس وقت حضرت مفتی صاحب ملک اور قوم کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں اس وقت ان کے ہاتھ مضبوط کرنا انتہائی ضروری ہے۔ جمعیۃ بوریوالہ کے صدر مولانا عبدالرحیم نعمانی ضلعی جنرل سیکرٹری قاری محمد طیب بوریوالہ کے جنرل سیکرٹری راؤ ارشاد احمد خان نے جمعیۃ میں ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

ملوں کی تالہ بندی ختم کرکے
مزدوروں کی بیچینی دور کیجائے

کراچی (پ ر) جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے رہنما امیر زادہ خان سواتی نے ایک بیان میں اس بات پر بے حد تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حافظ ٹیکسٹائل ملز اور دوسری ملوں میں کہیں تالا بندی اور کہیں مس شفٹ بند پڑی ہیں۔ کئی ملوں میں پانچ آدمیوں کا کام ایک آدمی سے لیا جا رہا ہے۔ نیز دیگر مسائل کھڑے کرکے ملوں کی انتظامیہ غریب مزدوروں کو ناگوں مسائل اور پریشانیوں میں مبتلا کر رہی ہے۔ مارشل لاء انتظامیہ اور وزیر محنت کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں فوری کارروائی کریں۔

انتخاب کوثر بستی

گذشتہ دنوں جامع مسجد کوثر خانیوال میں صدر قومی اتحاد خانیوال اور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان جناب مولانا محمد رمضان ازہر کی زیر صدارت کوثر بستی (بستی چن شاہ) خانیوال کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مولانا محمد رمضان ازہر صاحب نے جمعیۃ کے منشور پر روشنی ڈالی۔ اس پر ایک تنظیم جمعیۃ علماء اسلام کوثر بستی خانیوال قائم ہوئی جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے

سرپرست	حافظ علی محمد مکرانی
امیر	میاں ظفر مسعود شاہد ایڈوکیٹ
نائب امیر اول	ظہور احمد
" " دوم	بہندو خان
ناظم عمومی	غلام عباس
نائب ناظم عمومی اول	بنیامین مکرانی
" " دوم	جان محمد
خزانچی	مستری علم الدین

مجلس شوریٰ:

حافظ محمد اقبال	محمد اسحاق
عبداللطیف	عبدالخالق
طالب حسین	عبدالحق شاہد
علی جان	محمد اسلام
عبدالمجید	یامین پہلوان

کوثر کالونی خانیوال:

گذشتہ دنوں وفاقی وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان اچکزئی صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کوثر کالونی خانیوال کے دفتر کا افتتاح کیا۔

جب وہ دفتر پہنچے تو وہاں کے امیر میاں ظفر مسعود شاہد ایڈوکیٹ۔ نائب امیر ظہور احمد۔ بند و خاں۔ ناظم عمومی غلام عباس۔ بنیامین مکرانی اور وہاں کے دوسرے کارکنوں نے پرجوش استقبال کیا۔ جناب محمد زمان خان اچکزئی صاحب نے تمام کارکنوں سے بات چیت کی۔ کالونی کے مسائل تحریر شدہ ان کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ اختتام پر انہوں نے دعا کروائی۔

طلباء کی سرگرمیاں — مرتبہ:- ظہیر میر

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ملک میں اسلامی نظامِ تعلیم کے نفاذ کیلئے بھرپور کردار ادا کریگی۔ ندیم اقبال اعوان

ملک خلیل احمد اعوان صوبہ پنجاب کی کنوینگ کمیٹی کے چیئرمین مقرر کر دیئے گئے

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ملک میں اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کے لئے بھرپور کردار ادا کرے گی۔ ہم نے ماضی میں بھی اسلامی روایات کو زندہ رکھنے کے لیئے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ یہ بات آج جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر میں جمعیۃ کے نویں یوم تاسیس پر طلباء سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے قائمقام مرکزی صدر جناب ندیم اقبال اعوان نے کہی۔ آپ نے کہا طلباء قوم و ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ قوم کو ان سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ نے کہا موجودہ فتنہ و فساد کے دور میں طلباء پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ملکی حالات پر بھی گہری نگاہ رکھیں۔ آپ نے جمعیۃ کے کارکنوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آپ لوگوں نے ماضی میں عظیم قربانیاں دے کر اپنے اسلاف کی عظیم روایات کو زندہ رکھا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ جمعیۃ کے ساتھی آئندہ بھی ملک میں مکمل اسلامی انقلاب کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

صوبہ پنجاب:

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے کنوینرز اور معاونین کا ایک اجلاس مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں مرکزی قائمقام صدر جناب ندیم اقبال اعوان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مختلف اضلاع کی تنظیمی کارکردگی کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے انتخابات ۳۰ اکتوبر تک مکمل کر لئے جائیں۔ چنانچہ اس پروگرام کے تحت جمعیۃ صوبہ پنجاب کے راہنما درج ذیل پروگراموں کے تحت درج ذیل مقامات کا دورہ کریں گے۔ ان پروگراموں میں قائد طلباء میاں محمد عارف اور قائمقام مرکزی صدر ندیم اقبال اعوان، قائمقام مرکزی ناظم عمومی میاں محمد اجمل قادری بھی شرکت کریں گے۔

پروگرام درج ذیل ہے:-

ضلع سیالکوٹ	۲۰ اکتوبر	جاوید اقبال، قاری محمد اختر
″ ڈیرہ غازیخاں	۲۶ اکتوبر	
″ ملتان	۲۸ اکتوبر	
″ وہاڑی	۲۹ اکتوبر	
″ ساہیوال	۳۰ اکتوبر	
″ شیخوپورہ	۲۸ اکتوبر	ظہیر میر، محمد ادریس
″ لاہور	۲۹ اکتوبر	
″ رحیم یارخان	۲۸ اکتوبر	ندیم اقبال اعوان، میاں محمد اجمل قادری، ملک خلیل احمد اعوان
″ بہاولنگر	۲۵ اکتوبر	
″ بہاولپور	۳۰ اکتوبر	
″ فیصل آباد	۲۶ اکتوبر	قائد طلباء میاں محمد عارف
″ جھنگ	۲۷ اکتوبر	
″ سرگودھا	۵ نومبر	ملک خلیل احمد اعوان، محمد فاروق شیخ
″ میانوالی	۷ نومبر	

جمعیۃ پنجاب کے نئے صدر:

گذشتہ روز مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی کنوینگ کمیٹی کے ارکان کا ایک اجلاس زیر صدارت میاں محمد اجمل قادری مرکزی ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان منعقد ہوا۔ اجلاس میں اتفاق رائے سے جناب ملک خلیل احمد اعوان کو صوبہ پنجاب کی کنوینگ کمیٹی کا سربراہ منتخب کر لیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ صوبہ پنجاب کی کنوینگ کمیٹی کے سابق چیئرمین جناب عبدالرؤف ربانی نے گھریلو مصروفیات کی بناء پر کام سے معذرت کا اظہار کیا تھا۔

بلوچستان کے تمام اضلاع کے عہدیداران متوجہ ہوں:

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کی کنوینگ کمیٹی کے چیئرمین ملک سکندر خان نے تمام اضلاع کے عہدیداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ درج ذیل امور کی تکمیل کے لئے اپنی کارکردگی رپورٹ یکم نومبر تک صوبائی دفتر ارسال کریں۔

۱۔ تمام ارکان کی فہرست مع تمام کوائف
۲۔ تمام یونٹوں کی تعداد اور عہدیداروں کے نام اور دیگر کوائف۔
۳۔ صوبائی اور ضلعی مجالس عمومی کے ارکان کی فہرست اور دیگر کوائف
۴۔ فارم معاونت مع فنڈز واپس بھیجے جائیں تاکہ مرکز کو روانہ کئے جا سکیں۔

ضلع پنجگور بلوچستان (انتخاب)

سرپرست : الحاج مولانا رحمت اللہ
صدر : محمد عیسٰی
نائب صدر : نظر جان
ناظم عمومی : عبدالغفور
ناظم : منیر احمد، ناظم اطلاعات : ولی اللہ
″ مالیات : عبدالعزیز

فہرست:

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب سنگھ کارکنوں نے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود صوبے کے مختلف کالجوں کی یونین الیکشن میں بھرپور حصہ لیا۔ اور مختلف کالجوں میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ جہاں جہاں جمعیۃ طلباء اسلام کے ساتھی کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کی فہرست مندرجہ ذیل شائع کیجارہی ہے۔ تادمِ تحریر اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ دوسری اطلاعات موصول ہوتے ہی بقیہ فہرست آئندہ شمارے میں شائع کیجائے گی منجانب ظہیر میر مرکزی ناظم اطلاعات جمعیۃ طلباءٔ اسلام پاکستان۔

۱۔ **ملتان:** ملتان یونیورسٹی میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے نامزد کردہ امیدوار جناب شعیب عتیق بھاری اکثریت سے نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔

۲۔ **صادق آباد:** ۔گورنمنٹ کالج صادق آباد میں جمعیۃ طلباء اسلام کا نامزد کردہ پورا پینل کامیاب ہوا ہے

صدر:۔ چوھدری سمیع اللہ۔

نائب صدر:۔ محمد افضل چوہدری۔

جائنٹ سیکرٹری:۔ نصر اللہ۔

ان کے علاوہ عبدالمجید خان فرسٹ ایئر کے اور اللہ رکھا سیکنڈ ایئر کے کلاس نمائندہ منتخب ہوئے

۳۔ **گوجرانوالہ:** گورنمنٹ کمرشل کالج گوجرانوالہ میں جمعیۃ کا نامزد کردہ پورا پینل کامیاب ہوا ہے

جنرل سیکرٹری:۔ محمد شعیب الدین شیخی۔

جائنٹ سیکرٹری:۔ محمد سلیم بشیر کھوکھر۔

۴۔ **کبیر والا:** گورنمنٹ ڈگری کالج کبیروالہ ضلع ملتان میں جمعیۃ طلباء اسلام کا نامزد کردہ پورا پینل بھاری اکثریت سے کامیاب ہوا ہے اور اسلامی جمعیۃ کو عبرتناک شکست ہوئی ہے۔

۵۔ **حاصل پور:** ۔گورنمنٹ انٹر کالج حاصل پور جمعیۃ طلباء اسلام کے نامزد کردہ امیدوار جناب انور اسحاق بھٹی کالج یونین کے نائب صدر منتخب ہوئے ہیں

۶۔ **شجاع آباد:** گورنمنٹ شجاع آباد میں جمعیۃ طلباءٔ اسلام کا نامزد کردہ پورا پینل کامیاب ہوا ہے۔

۷۔ **فیصل آباد:** گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد میں جمعیۃ طلباء اسلام کے نامزد کردہ مندرجہ ذیل امیدوار ہوئے ہیں۔

نائب صدر:۔ محمد ادریس۔

اسسٹنٹ سیکرٹری۔ خضر حیات۔

جائنٹ سیکرٹری۔ رانا ظہیر۔ اور کلاس نمائندگان ہیں۔

نوید اختر۔ مظہر جیلانی اور محمد اقبال کامیاب ہوئے ہیں۔

۸۔ گورنمنٹ ملت کالج فیصل آباد میں جمعیۃ طلباءٔ اسلام کے نامزد کردہ امیدوار جناب عبدالجبار نائب صدر منتخب ہوئے ہیں

۹۔ گورنمنٹ موروثی کالج فیصل آباد میں جمعیۃ کے طلباء اسلام کے نامزد کردہ امیدوار چوہدری عنایت صادق صدر اور جنرل سیکرٹری جناب (ـ) کامیاب ہوئے ہیں۔

۱۰۔ گورنمنٹ کالج آف سائنس فیصل آباد کے نامزد کردہ امیدوار بطور کلاس نمائندہ منتخب ہوئے ہیں۔

۱۱۔ **خان پور:** گورنمنٹ ترقی تعلیم کالج خان پور میں جمعیۃ کے نامزد کردہ امیدوار جناب محمد عمر خیام بطور جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

۱۲۔ **لاہور:** ۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور میں جمعیۃ کے نامزد کردہ امیدوار طارق محمود بلامقابلہ کلاس نمائندہ منتخب ہوئے ہیں۔

۱۳۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس لاہور میں جمعیۃ طلباء اسلام کے امیدوار بطور کونسلر منتخب ہوئے ہیں۔

۱۴۔ **ساہیوال:** ۔ گورنمنٹ کالج ہوسٹل ساہیوال میں جے۔ٹی۔آئی کے امیدوار بطور جنرل سیکرٹری اور دوسرے امیدوار بطور کامن سیکرٹری اور دو کونسلر بلامقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

۱۵۔ **بہاولنگر:** ۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بہاولنگر میں جمعیۃ طلباء اسلام کے نامزد کردہ امیدوار جناب محمد اختر ندیم ڈوگر بطور جنرل سیکرٹری اور جناب محمد عبید اللہ محمود بطور جائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

۱۶۔ **بورے والہ:** ۔ گورنمنٹ کالج بورے والا میں جے۔ٹی۔آئی کے امیدوار جناب حفیظ چاولہ بطور جائنٹ سیکرٹری بلامقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

۱۷۔ **ڈیرہ غازیخان:** ۔ گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخان میں جے۔ٹی۔آئی کے امیدوار بطور جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

۱۸۔ **پنجاب یونیورسٹی لاہور:** ۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اطلاعات جناب ظہیر میر پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین میں بطور یونین نمائندہ (R ـ U) منتخب ہوئے ہیں۔

ہدایت اور فیصلہ

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ مرکز کو مالی لحاظ سے مضبوط بنانے کے لئے ملک بھر کی تمام شاخیں آئندہ ہر ماہ دس روپے مرکز کو بھیجا کریں گی۔ چنانچہ تمام شاخوں کے صدر اور سیکرٹری حضرات کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مرکزی شوریٰ کے فیصلے کے مطابق ہر ماہ باقاعدگی سے دس روپے مرکز کو بھیجتے رہیں تاکہ مرکزی سطح پر لٹریچر کی کمی کو دور کیا جا سکے۔

منجانب

میاں محمد اجمل قادری

مرکزی ناظم مالیات

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

دارالعوام اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط [illegible]
مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ [illegible] سے طویل مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو
اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا [illegible] پر بھیجیں: شعبہ دارالعوام و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام [illegible]

عمارت تعمیر کرائیں۔

محکمہ تعلیم ملتان کے حکام سے اپیل ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول قاسم بیلہ کی گری ہوئی عمارت کو دوبارہ تعمیر کرایا جائے۔ گذشتہ دو سال سے گری ہوئی سکول کی عمارت کو تعمیر کرانے میں محکمہ تعلیم تساہل برت رہا ہے جبکہ متعدد بار اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم کے ذمہ دار افسروں کو یاددہانی کرائی گئی اور افسران مجاز کئی دفعہ اسکول کا معائنہ بھی کر چکے ہیں۔

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے محکمہ تعلیم سے اپیل ہے کہ موسم سرما شروع ہونے سے قبل سکول کی عمارت تعمیر کروائی جائے تاکہ معصوم بچے سردی کی شدت سے محفوظ رہ کر تعلیم جاری رکھ سکیں۔ ایڈمنسٹریٹر کنٹونمنٹ بورڈ ملتان سے اپیل ہے کہ چونگی مال روڈ سے قاسم بیلہ تک سڑک پر تارکول اور بجری بچھانے کا انتظام کیا جائے تاکہ ہزاروں روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی سولنگ محفوظ رہ سکے۔

محمد یوسف انصاری

قاسم بیلہ ، ضلع ملتان

دوست محمد کو رہا کریں؛

ذکری کیس کے سلسلے میں پولیس نے تیس افراد کو گرفتار کیا۔ میر دوست محمد بلیدی کے سوا باقی سب کو رہا کیا جا چکا ہے۔

ڈی سی مکران سے اپیل ہے کہ میر دوست محمد کو رہا کرنے کے احکامات جاری کریں۔

خداداد رشیدی

تربت ۔ مکران ۔ بلوچستان

وزراء دیہات کا دورہ کریں۔

قومی اتحاد کے وزراء کو پسماندہ دیہات کے دوروں کے لئے زیادہ وقت مخصوص کرنا چاہیئے۔

یہ ایک بین حقیقت ہے کہ صدر پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے وفاقی کابینہ میں قومی اتحاد کے جن وزراء کو شامل کیا ہے عوامی مسائل حل کرنے کے سلسلے میں ان کے ماضی کے تجربات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تمام وزراء دفاتر اور ڈرائنگ روم میں بیٹھنے کی بجائے عوام سے براہ راست ملنے اور ان کی مشکلات کا مداوا کرنے کے لیے ملک بھر کے دورں کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ خود جنرل ضیاء صاحب نے بھی صوبائی سطح پر بڑے بڑے مرکزی شہروں کے دوروں کا پروگرام بنایا ہے، مگر سال میں ایک یا دو دفعہ صدر صاحب کا عوامی دربار لگانے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہر ماہ ممکن نہ ہو تو کم از کم دوسرے مہینے صدر مملکت کو اس قسم کا عوامی دربار لگانا چاہیئے اور زیادہ زیادہ مطلوبہ نتائج اس وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب وفاقی کابینہ کا کوئی نہ کوئی وزیر ہر ماہ تحصیل کی سطح پر عوام کی مشکلات سے آگاہی حاصل کر سکتا ہو۔ اور ہر علاقے کی ماہواری رپورٹ صدر مملکت کو پیش کی جاتی ہو۔ اس ضمن میں قومی اتحاد کے وزراء خاص کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مولانا سعید گل

مرزا ڈھیر پریس سیکرٹری قومی اتحاد شونگرہ

تحصیل چارسدہ ، ضلع پشاور

شرپسندوں کا سدباب کیا جائے؛

مکران میں مسلمانوں پر تشدد کا جو دور جاری ہے وہ انتہائی قابلِ افسوس اور پریشان کن ہے۔ دار و گیر کا یہ سلسلہ ۲۸ رمضان سے شروع ہوا اور اب تک مسلسل جاری ہے۔

فرقہ ذکریہ کوہ مراد واقع تربت پر آکر حج کے نام سے فریضہ حج بیت اللہ اور دیگر شعائر اللہ کی توہین کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو ان توہین آمیز حرکات سے روکا جائے۔ مسلمانوں کے سامنے بیت اللہ کی توہین، فریضہ حج کا مذاق اڑانا کسی طرح قابلِ برداشت نہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بجائے فتنہ کے سدباب کے الٹا مسلمانوں کے خلاف انتظامیہ نے جارحانہ اقدام شروع کر دیئے۔ چنانچہ ۲۷ رمضان کی شام کو ۲۵ آدمی راہ چلتے گرفتار کئے گئے۔ اسی رات تربت شہر میں ۵ اور بے گناہوں کو تھانہ میں ٹھونسا گیا۔ نہ کسی کے خلاف وارنٹ تھے اور نہ ان کو وجہ گرفتاری بتائی گئی۔ اس کے بعد جب مسلمانوں کے وفود نے انتظامیہ سے گرفتاری کی وجوہات پوچھیں تو مختلف اوقات میں متضاد وجوہات بتائیں۔ انہیں گرفتار شدگان میں راقم الحروف بھی تھا۔ چنانچہ ایک مہینہ بلاوجہ جیل میں رکھنے کے بعد بعض ساتھیوں کو ضمانتوں کا پابند بنا کر رہا کیا گیا۔ جبکہ بعض دوسرے رفقاء تاحال جیل میں بند ہیں۔ اور مزید کئی حضرات کے وارنٹ بھی ہیں۔

ہم مؤقر جریدے کی وساطت سے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اور گورنر بلوچستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بذات خود مداخلت کر کے اس بے لگام انتظامیہ کی اصلاح فرمائیں۔

غیر مسلم ذکری فرقہ کو بحیثیت غیر مسلم تسلیم کیا جائے اور ان کی فہرستیں مسلمانوں کی فہرستوں سے الگ بنائی جائیں۔

جن ذکری شرپسندوں نے مسجد پر بلاسٹنگ اور فائرنگ کا ارتکاب کیا ہے اور مختلف اوقات میں مسلمانوں کو زخمی یا شہید کیا ہے ان کو فوراً گرفتار کر کے عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔

محمد اسماعیل

ڈویژن مکران، سب تحصیل بلیدہ، تربت۔ مکران

مسلمان لڑکی کا مبینہ اغواء

مورخہ ۲۸ - ۲۹ ستمبر کی درمیانی رات کو بمقام مرالہ تھانہ پھالیہ ضلع گجرات کے ایک مرزائی رفیق اور اس کے بھائیوں نے مبینہ طور پر ایک شادی شدہ لڑکی شہناز کو (جو قادیانی سے مسلمان ہو چکی ہے) زبردستی اغوا کر لیا۔ پولیس نے کیس رجسٹر کر کے تفتیش شروع کر دی مگر ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی کیونکہ مرزائی ملزم بااثر حلقہ ہیں۔ اس سے پہلے بھی نذیر ولد سردار خان ساکن

مرالہ مرزائیوں نے اس قسم کی حرکات کی ہیں۔

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے آئی جی پولیس اور ایس۔ پی سٹی سے مطالبہ ہے کہ ملزموں کو جلد گرفتار کرکے لڑکی کو اس کے والدین کے سپرد کیا جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے

عبدالرؤف شاہد گجرات

محمد اشرف، مرالہ

قاری عبدالباری، مرالہ

عبدالجلیل، گجرات

منیر ڈار۔ مرالہ

پاکستان میں اسلامی نظام:

پاکستان میں شریعت کے نفاذ کے لئے پاکستان کے مسلمانوں نے تاریخی تحریک چلائی اور زبردست قربانیاں پیش کیں۔ عوام کا خیال تھا کہ اب انشاء اللہ اسلام ضرور نافذ ہوگا۔

پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور پاکستان قومی اتحاد کے راہنماؤں سے گذارش ہے کہ شریعت کے نفاذ میں مزید تاخیر نہ کیا جائے اور فی الفور نافذ کیا جائے۔ یہی وقت ہے ورنہ ملک دشمن اور اسلام دشمن عناصر سرگرم عمل ہیں۔

امید ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کے اس دیرینہ مطالبہ کو موجودہ حکومت جلد از جلد عملی جامہ پہنائے گی۔

معتصم باللہ سرڈھیری۔ سندھ

گندگی اور تاریکی:

مکرمی!

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے وزیر بلدیات سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مسائل کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ڈیرہ شہر میں چار بڑے بڑے بازار ہیں جن کی لمبائی ایک ایک میل کے قریب ہے۔ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں۔ بازاروں کے علاوہ گلیوں کی حالت اور ابتر ہے۔ جگہ جگہ غلاظت کے انبار لگے رہتے ہیں جس سے بیماری پھیلنے کا ہر وقت اندیشہ رہتا ہے۔ بلدیہ ایڈمنسٹریٹر کو کئی دفعہ درخواستیں دیں لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس رات کے وقت روشنی کا انتظام اور ناقص ہے۔ بازاروں میں پہلے مرکری بلب ہوتے تھے۔ وہ بلب اتار کر ۴۰ واٹ کے بلب لگا دیئے۔ سرکلر روڈ کے اکثر ٹیوب فیوز ہو چکے ہیں جس سے سرکلر روڈ اندھیرے میں ڈوبا رہتا ہے لیکن بلدیہ کوئی توجہ نہیں دے رہی ہے۔

علاوہ ازیں بلدیہ کے اندر سرکلر روڈ پر بڑے بڑے پلاٹ ویران پڑے ہیں۔ اگر ان پلاٹوں پر دکانیں اور بڑے ہوٹل تعمیر کردیئے جائیں تو ایک طرف بلدیہ کو کافی آمدنی ہو سکتی ہے جبکہ دوسری جانب سافروں کو سہولت اور دکانوں کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے لیکن بلدیہ ڈیرہ اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی۔

امید ہے متعلقہ حکام ان مسائل کی جانب خصوصی توجہ دیں گے۔

فضل محمد عثمانی

مرانہ بازار، ڈیرہ اسمٰعیل خان سٹی

بجلی کی کمی اور سٹریٹ لائٹس

میں آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے واپڈا کے اعلیٰ حکام کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقہ محلہ نورپورہ میں بجلی کا انتظام انتہائی ناقص ہے۔ ہمارے محلے کی آبادی تقریباً چار ہزار سے زائد ہے مگر بجلی کی سخت کمی ہے۔ شام کو ہی بجلی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور تمام رات ایسا ہی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سٹریٹ لائٹ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ بجلی کی کمی، سٹریٹ لائٹ اور صفائی کی طرف توجہ دی جائے۔

اعجاز منور۔

مکان ۲/۱، محلہ نورپورہ چشتیاں منڈی

ضلع بہاولنگر

لادین عناصر:

ابھی چند دن گذرے مساوات پارٹی کے صدر نے کراچی میں ایک بیان میں کہا ہے کہ اسلام کے نام پر ملائیت کو قائم نہیں ہونے دیا جائیگا۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ ان خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ نہ معلوم رامے صاحب ملاؤں سے کیوں ڈرتے ہیں۔ شاید اس لئے کہ "ملا" سوشلزم کے خلاف ہیں۔ رامے صاحب کو نظام اسلام سے گھبرانے کی بجائے خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ اس قوم کو کسی اور نظام کی طرف لے جانا قوم کے ساتھ زیادتی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے عناصر کی سرکوبی کرے۔

میر افضل خان ہزاروی

دارالعلوم اسلامیہ۔ فیڈرل بی ایریا

واٹر پمپ، بلاک ۱۳، کراچی ۳۸

وزیر بلدیات سے اپیل:

آپ کے جریدہ کے توسط سے یہ دیرینہ مطالبہ وزیر بلدیات تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ وزیر صاحب موصوف اس پر ہمدردانہ غور فرمادیں گے۔

کاریز عزگی میں پینے کا پانی استعمال ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک مسجد بھی برابر موجود ہے۔ اس مسجد اور پانی سے ملحق مذبح خانہ ہے جس کی وجہ سے ہر وقت آوارہ کتے شارع عام ہونے کی بنا پر بچوں کے لئے مستقل خطرہ ہے۔ نیز اس قدر بو ہے کہ انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے۔ بارش کے وقت تمام گندگی پانی کے اندر پڑتی ہے۔ اس سلسلہ میں

اس سلسلہ میں کمیٹی وضلع حکام اور محکمہ صحت کو درخواستیں دی ہیں مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ ۱۳ ستمبر ۷۸ء کو آپ کے دورہ قلات ڈویژن کے دوران اس سلسلہ میں درخواست پیش کی گئی کہ مذبح خانہ کو کسی موزوں جگہ آبادی سے باہر منتقل کیا جائے لیکن بدستور ٹاؤن کمیٹی مستونگ کی طرف سے خاموشی ہے۔

جناب وزیر بلدیات سے اپیل ہے کہ براہ کرم مذبح خانہ کو منتقل کرنے کے براہ راست احکامات صادر فرما دیں تاکہ مسجد اور آب جو اس غلاظت سے نجات حاصل کریں۔

بہرام خان بنگلزئی

ساکن کاریز عزگی

مستونگ۔ بلوچستان